جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

حصہ اول رسالہ

تحقیقات اولاد خواجہ صاحب

مؤلفہ حافظ محمد حسین صاحب اجمیری حنفی چشتی

در مطبع ابو العلائی آگرہ محلہ بلوچپورہ باہتمام خدا بخش طبع گردید

فہرست مضامین رسالہ تحقیقات اولاد خواجہ صاحب

مضمون	صفحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ و اصحابہ اجمعین

حافظ محمد حسین اجمیری چشتی بخدمت محققان واقعات گذشتہ عرض کرتا ہی کہ اجمیر مین بہی ایک واقعہ اولاد حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کا اس لائق ہی کہ جو کوئی یہان وارد ہو اُسے واقفیت حاصل کرے۔ بخصوص علم تاریخ کے شائق اور سلسلہ چشتیہ کرام کے پیرو اور دیگر اہل اسلام کو تو ضرور ہی کہ اس حال سے خبردار ہون۔ اس جہگڑے کی بنیاد عرصہ سے قایم ہوئی ہے اولاد کا دعوی کرنیوالون نے جب سے دعویٰ شروع کیا آجتک کسیطرح اپنے دعوی کی پیروی کرنے سے غافل نہین رہے۔ مگر دعوی کے تردید کرنیوالون نے بہی ایسی تردید کی کہ حد کو پہونچادیا اور کوئی بات اس دعوی کے رد کرنے مین باقی نہین چہوڑی۔ اس اولاد کی بحث انہون عدالت حضور مسٹر وایٹ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر اجمیر مین بہی پیش ہوئی تہی اور اکثر ہوتی رہتی ہے۔ جو اولاد کا دعوی کرتے ہین وہ دیوان کہلاتے ہین۔ جو گروہ دیوان کے اولاد خواجہ صاحب ہونے سے انکار کرتے ہین وہ صاحبزادے یا خادم خواجہ صاحب یا مجاور خواجہ صاحب کہلاتے ہین انہین دو گروہ ہین۔ ایک گروہ سیدون کا جو سید فخرالدین صاحب بہائی و پیر بہائی حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کی اولاد ہے۔ دوسرا گروہ شیخون کا جو شیخ محمد یادگار صاحب مرید حضرت خواجہ صاحب کی اولاد ہین یہہ دونون گروہ سید و شیخ ملکر صاحبزادے یا خادم خواجہ صاحب یا مجاور خواجہ کہلاتے ہین۔ چونکہ یہہ بحث صحیح حال دریافت کرنیکے لائق ہے اسواسطے مینے ارادہ کیا کہ جہانتک

ہو سکے اسکی تحقیقات بلا طرفداری کیجاوے اور جو حال دریافت ہو وہ دوستون تک بہی
بعینہ پہونچایا جاوے۔ لہذا مینے یہہ مناسب جانا کہ اوّل کُل بادشاہون کی تصنیفات یا بادشاہی
حکم سے جو تصنیف و تالیف ہوئی یا کسی مورخ نے لکھی ہون اُنمین جس مقام پر درگاہ یا حضرت
خواجہ صاحب یا اولاد خواجہ صاحب یا خادم صاحبوں یا مجاور صاحبون کا خاص ذکر آیا ہے
اُسکا انتخاب کرکے ایک رسالہ مین درج کردون اپنی طرف سے کچہہ کم و زیادہ نکرون۔ کہ دیکہنے والے
خود اُسکا نتیجہ نکال لیوے۔ دیکہنے والے جانین اور کتاب بنانے والے جانین۔ اور ہر ایک کتاب
کے انتخاب کے اوّل اُسکا خلاصہ مطلب بہی اُنہین لفظون مین جو اُس کتاب مین لکہے ہون لکہدون کہ
دیکہنے والون کو آسانی ہو۔ سوا ے کتابون کے جو اور کاغذات اولاد کی بحث مین ہین اُنکو بہی
رسالہ مین درج کردون۔ مگر مین کم فرصتی سے مجبور ہون اور یہہ امر وقت طلب۔ تلاش و محنت کا
محتاج۔ اسواسطے مینے ایسا انتظام کیا کہ جو کچہہ بہم پہونچتا جاوے اُسکو درج رسالہ کرکے ناظرین
کی خدمت مین پیش کرتا جاؤن جسقدر تیار ہو جاویگا نہین ہونے سے بہتر ہوگا اسواسطے اوّل
بادشاہون اور مورخین کی تصنیفات سے شروع کرتا ہون۔ اگر کسی جگہہ ناظرین غلطی پاوین تو
مہربانی سے مطلع فرماوین کہ خوشی اور ممنونی کے ساتہہ اُسکی درستی کردیجاویگی۔ اس رسالہ کا نام

تحقیقات اولاد خواجہ صاحب رکھا اور یہ اِس رسالہ کا حصّہ اوّل ہے +

کتاب اکبر نامہ

خلاصہ اِس کتاب کا یہ ہے کہ حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ سے نہایت معتقد تھے کئی بار پیادہ پا زیارت کے واسطے اجمیر تشریف لائے۔ اکہون روپئے نذر کے خادم صاحبان درگاہ کو دئے اجمیر مین شہرپناہ اور محل شاہی تعمیر کرائے جسکو اب میگزین کہتے ہین درگاہ کے آگے بازار بنوایا اکبری مسجد بنوائی جب اجمیر آئے عرصہ تک قیام فرمایا اجمیر اور یہان کے لوگون کے حالات سے بخوبی واقفیت حاصل کی اکبر بادشاہ کے روبرو شیخ حسین نے جو دیوان حال درگاہ کے مورث تھے دعوی خواجہ صاحب کے اولاد ہونے کا کیا مگر خادم صاحبان درگاہ نے کہا کہ یہ اولاد خواجہ صاحب کی نہین ہین۔ بادشاہ نے اِس جہگڑے کی تحقیقات فرمانی ضروری خیال کرکے معتبر اور منصف آدمیون کو مقرر کیا کہ اُسکی کامل تحقیقات کرکے جو اصلی حال ہو اُس سے بادشاہ کو اطلاع دین۔ اُن لوگون نے نہایت محنت کرکے تحقیقات کی اور اُنکو جو حال معلوم ہوا بادشاہ سے عرض کیا اُنکی تحقیقات کا خلاصہ بادشاہ نے یہ تحریر فرمایا (کہ دعوی فرزندی اصلی ندا شت) شیخ حسین صاحب کے اولاد ہونیکے دعوی کا یہ فیصلہ ہوا کہ اُنکا دعوی خارج ہوا۔ دوسری یہہ بات ہوئی کہ عہدہٗ تولیت اُنکو سونپ دیا تہا اُسمین جو خادم صاحبون کے واسطے نذر کا روپیہ آتا تہا وہ شیخ حسین کھاجاتے تھے اُسکے عوض وہ متولی کے عہدہ سے موقوف ہوئے اور اپنی ناہنجاری کے سبب قید کئے گئے اور شیخ محمد بخاری اُنکی جگہہ مقرر ہوئے۔ سنہ ۲۴ جلوس مین یہ واقعہ ہوا سنہ ۴۶ جلوس تک شیخ حسین قید رہے اور سرگردان پہرتے رہے آخر سنہ ۴۶ جلوس مین ۲۳ برس کے بعد اُنکا قصور معاف ہوا اور بادشاہ نے لنگرخانہ کا داروغہ مقرر کرکے اجمیر بہیجا اور درگاہ کے لوگون کی تیمارداری (یعنی ہر طرح کی خدمت) اُنکے ذمہ مقرر کی اور یہہ بہی ثابت ہے کہ شیخ حسین یہ دعوی کرتے تہے کہ مین خواجہ صاحب کی دختری یعنی بیٹی کی اولاد سے ہون۔ یہ دعوی نہین تہا کہ پسری یعنی لڑکے کی اولاد سے ہون پسری اولاد ہونیکا دعوی تو حال مین شروع کیا گیا۔ جب بادشاہ ناگور کی طرف تشریف

لیگئے تھے بادشاہ بیگم کو شیخ دانیال صاحب مجاور درگاہ کے مکان پر چھوڑ گئے تھے بیگم کے شاہزادہ پیدا ہوا اُس شاہزادہ کا نام شیخ دانیال صاحب مجاور کے نام پر بادشاہ نے سلطان دانیال رکھا۔	
انتخاب اکبر نامہ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور صاحب لکھنؤ سنہ ۱۲۸۴ ہجری	خلاصہ ترجمہ اردو ضروری
جلد دوم **صفحہ ۱۹۹** ازانجا کہ موکب عالی بسرعت ہرچہ تمامتر متوجہ اجمیر گشت و لساعت مسعود دران شہر فیض بخش نزول رحمت فرمود و زیارت روضہ منور حضرت خواجہ تبقدیم آمد و منسوبان آن شہر مقدس کامیاب دولت گشتند و باہم آنکہ محل قدس را بآئین لایق از راہ میوات در اجمیر آوردہ بحسن خدمت کرامت توفیق یافت۔ **ایضاً** **صفحہ ۴۰۸ تا ۴۰۹** چون در مبادی این عزیمت والا نذر فرمودہ بودند کہ از حصول فتح پیادہ روضۂ منورۂ خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ کہ در اجمیر نور گستر است توجہ فرمایند زمانے کہ از قلعہ چیتور مراجعت فرمودند بر توضیح آن شاہوار دولت بانقلاب نظرے کہ از صدق عقیدت مرکوز خاطر اقدس بود تافت و تا اردوے ظفر قرین پیادہ آمدند و روز فروردین نوزدہم سفندارماہ الٰہی شنبہ بست و نہم شعبان کوس مراجعت بلند آوازہ ساختہ اردوے معلی ہمہ یکباران پیادہ قدم صدق در راہ نہادند و منزل بمنزل بر شدت حرارت ہوا اقتصید کی	

ریگ بیابان بقدم شوق راہ قطع می شد با آنکہ حکم عالی بود کہ عساکر اقبال
سوارہ می آمدہ باشند اما مقربان بساط اخلاص را از سعادت موافقت گزیر
نبود چندے خاصان حریم عزت در سایۂ حضرت پیادہ می رفتند چون تصبا
ماندل مضرب خیام اقبال شد شکوہ قراول کہ پیشتر بہ اجمیر رفتہ نوید آن
آیات اقبال را رسانیدہ بود بہ عزت آمد و از مزدیان تجرد گزین آن روضۂ
مقدسہ عرائض بدرگاہ جہان پناہ آورد کہ حضرت خواجہ در خواب آمدہ فرمودہ
اند کہ بادشاہ صورت و معنی از حق اندیشی و خدا پرستی حسن ظن بمن مسکین
کردہ پیادہ عزمیت زیارت دارد بہر روشی کہ دانند آن قافلہ سالار راہ حقیقت
را ازین اندیشہ بازدارند اگر او بزرگی خود دانستنے کجا نظر برین خاک نشین گوشہ
طلب انداختی چون این عرائض بمسامع اقبال رسید آنحضرت ازان منزل
سوار دولت شدند و روز آسمان بست و ہفتم اسفندارمذ ماہ الٰہی موافق یکشنبہ
ہفتم رمضان خطۂ اجمیر از ورود اقدس مطلع اقبال گشت و از یک منزلی
پیادہ معبود متوجہ زیارت شدند ولی آنکہ بدولت سرائے مخیم اقبال نزول
اجلال فرمایند از گرد راہ لبطواف روضۂ قدسیہ توجہ فرمودہ آداب زیارت
بتقدیم رسانیدند و جمیع مجاوران و معتکفان آن حواشی قدس را بمراسم اشفاق
و افضال کامیاب ساختند و تا دہ روز دران خطۂ فیض انتما متوجہ مبدء
فیاض بودہ باستفاضۂ انوار صوری و معنوی استعداد داشتند۔

حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ چتور کا قلعہ فتح کرکے زیارت کے واسطے اجمیر آئے اور مجاوران درگاہ کو بخوبی کامیاب کیا۔

جلد دوم
صفحہ ۱۳۴

آنحضرت بدولت و اقبال ابد از اتمام لوازم طوف و انصرام جشن نوروزی
روز اسفندارمذ فروردین ماہ الٰہی موافق روز دوشنبہ پانزدہم رمضان
لوای مراجعت از خطۂ مستقر اورنگ سلطنت ارتفاع دادند و از راہ میوات
وانبساط شکار نہضت فرمودند۔

جلد دوم
صفحه ۴۳۹ تا ۴۴۰

توجه فرمودن حضرت شاهنشاهی پیاده از دار الخلافت اجمیر و کامیاب شدن شهسوار عرصهٔ اقبال بمطلب صوری و معنوی

چون شاهنشاهی با شاهی همت از بزرگان آن در آن هنگام جویای فرزند ارجمند بودند معامله با ایزد خود در خزبود که چون این امنیت بحصول انجامد از ابواب شکر عملی که بنفس مقدس متعلق شود آن بوده باشد که از دار الخلافت آگره پیاده بزیارت روضهٔ متبرکه خواجه معین الدین چشتی که مقربان درگاه الهی اند رفته لوازم اطاعت ایزدی بتقدیم رسانند و مقرر بود در رجب که ماه عرس گرامی ایشان است این نیت از مکامن قوه بفعل آید و چون آنچنان گوهر شب تاب درج خلافت بر ساحل ظهور آمد ایفای نذر را از شرائط حق گذاری دانستند بعد از لوازم سپاس داری شاهنشاهی در روز آبان دهم بهمن ماه الهی موافق روز جمعه دوازدهم ماه شعبان از دار الخلافت آگره پیاده قدم در وادی مرحله پیمائی و بیابان نوردی نهادند و بادی شوق را روزی دوازده کروه کم و زیاده قطع میفرمودند.

تفصیل منازل قدسیه شاهنشاهی باین تنسیق و ترتیب بود

از دار الخلافت آگره که کوچ رایات اقبال در ساحت موضع مندا گر نزول اجلال فرمودند از انجا بقصبه بور التفاق منزل افتاد و از انجا از خانوه گذشته نزدیک به بیجو مقر خیام اقبال گشت و از انجا بمنزل کردیه نزول رایات دولت و از انجا بقصبه بسا ورود موکب جلال روی نمود و از انجا بمنزل توده فرود آمدند و از انجا موضع کلاولی محل اردوی معلی گشت و از انجا کهساندی اتفاق نزول افتاد و از انجا بدیسا آمدند و از انجا سیس محل گذشته نزدیک پهول محل هبوط رایات اجلال شد و از انجا بیکانیر مورد خیام ظفر ارتسام شده نزدیک

بنوبتہ نزول دولت شد و از انجا موضع جهاک نزدیک معز آباد و عساکر فیروزی مآثر
آسایش گزیده و از انجا ساکهون مخیم سرادقات اقبال شد و از انجا موضع [illegible]
ورود موکب اقبال گشت و از انجا ببقعه قدسیه خواجه که در اجمیر واقع است توجه فرمود
هم از گرد راه بمرقد منور رسیدند و جبین اخلاص بر آن سرزمین آسمانی رفعت
رسانیده استمداد همت فرمودند روزی چند در آن مقام کرامت بشرایف اوقات
را بعبادات و مبرات معمور داشته بفیض غفیظ و انتباه مقترن بودند زمرهٔ عاکفان
روایای مرقد اطهر را بصلات و ادرارات بهره مند میگردانیدند و چون همواره در
اوقات تقسیم نذورات که مبلغ وافر بود جمعی که دعوی فرزندی خواجه داشتند و
عهدهٔ تولیت بایشان مفوض بود و ریاست این طایفه بشیخ حسین داشت
تمام زرهای نذر را متصرف میگشتند و میان او و مجاوران آن فیض مقام مناقشه
و نزاع بمیرسید و مشجر باین که مشایخ مزار را که متصدی تولیت روضه و اوقات
بودند در دعوی فرزندی تکذیب کردند و این گفت و شنید مدتی در میان بود
آنحضرت خاطر اشرف را بر تحقیق حق و استکشاف احوال نفس الامر گماشته ثقات
و عدول را بران داشتند که از قرار واقع تحقیق نموده بعرض اشرف رسانند بعد از
پیروی بسیار ظاهر شد که دعوی فرزندی اصلی نداشت بنابران تولیت آن محل
مقدس بشیخ محمد بخاری که از اکابر سادات هندوستان و بدانش و عقیدت
ممتاز بود تفویض فرمودند و تنسیق مناظم بقعهٔ متبرکه و ترویج مآثر مراعات آینده
و رونده اهتمام تمام فرمودند و عمارت عالی بنا از مسجد و خانقاه دران حواشی
طرح انداخته آسایش عبادت نهادند و بالجمله بعد از فراغ خاطر از مسنودعات
نذور قدم عزلت در مسالک مراجعت نهاده بعزم طواف مراقد اولیای دهلی
رایت نهضت افراختند و عنان توجه بصوب آن دار الملک معطوف گردانیدند
و در اسفندارمذ ماه الهی موافق رمضان این سال ظاهر دهلی مخیم سرادقات
اردوی عالی گردید و چند روز دران خطهٔ دلگشا بزیارت اولیاء دادو دهش

حضرت جلال الدین محمد اکبر
بادشاہ زیارت کیواسطے
خواجہ صاحب کی اجمیر تشریف
لائے اور کئی دن اجمیر مین
رہے بہت سی نذر نیاز دی
شیخ حسین کو عہدہ تولیت کا
سونپا تھا نذر کا روپیہ
شیخ حسین تمام کھا جاتا تھا اور
دعوی فرزندی خواجہ صاحب کا
رکھتے تھے درمیان انکے
اور مجاوران درگاہ کے
تکرار اور لڑائی مدت سے تھی
متصدی تولیت روضہ کو یعنی
شیخ حسین کو کہتے تھے کہ اولاد
خواجہ صاحب کی نہین ہین حضرت
بادشاہ نے اس امر کی تحقیق حق
اور احوال نفس الامر کے دریافت کا
خیال کرکے ثقات و عادل لوگون
کو مقرر کیا کہ قرار واقعی تحقیقات
کرکے بھیجے [illegible] بعد بہت سی

شغل فرمودہ مسرت پیرای خاطر خویش و بیگانہ شدند۔

جلد دوم
صفحہ ۵۴۴ تا ۵۴۶

وخدیو ستلی ازان منزل تا اجمیر کامیاب بدایع نشاط خصوصاً عشرت پیرای شکار بودہ منزل بمنزل بوادی مراحل بقدم شوق طی میفرمودند۔ چون عرصۂ اجمیر بظل چتر اقبال شاہنشاہی نور پذیر شد روزی چند اداب زیارت بتقدیم رسانیدہ معتکفان آن حواشی و منتسبان آن دیار را بجلائل درار و انعام توانگر ساختند و صلای افضال چنان عام شد کہ ہیچ فردی ازین سماط احسان محروم نماندہ و درہمین ایام سعادت انتظام حکم قدرت اساس بایجاد و احداث حصار شہر اجمیر مکن شرف ارتفاع یافت بنایان کاردان و معماران دانشور طرح عالی کشیدہ بنظر سپہر صعود درآوردند و در ساعت مسعود کہ ثبات کار را شایستہ باشد آن عمارت والا را از سنگ و چونہ بنیاد نہادند و تمام منازل و مساکن خواص و عوام شہر را احاطہ نمودہ در اندک فرصتی کار بپایان بردہ مورد آفرین شاہنشاہی گشتند و بجانب شرقی شہر دولت خانہای فلک اساس ابداع یافت و بفرخی و فیروزی در عرض سہ سال جمیع عمارت قلعہ و منازل شاہنشاہی صورت اتمام یافت و در سال آیندہ کہ درین شہر نزول اجلال فرمودند ان منازل رفعت پیوند بورود مقدس شاہنشاہی مطارح انوار قدسی شد و ہمچنین بموجب حکم معلی جمیع اعیان دولت و ارکان خلافت و سایر ملتزمان رکاب نصرت اختصام بقدر اندازہ و دستگاہ منازل و ساتین ساختند و از میامن قدوم اشرف در فرصتی قلیل چنان شہری عظیم صورت نمودہ بیدا کرد کہ در آئینہ خیال مہندسان جادو کار تمثال آن صورت نتواند بست و حضرت شاہنشاہی بعد طرح اساس این عمارت شگرف بجہت

پیروی کے ظاہر ہوا کہ دعوی اولاد کا جھوٹا ہے

مصلحت ملک و حمیت معدلت و دریافت حقائق احوال و مالش ستمگاران و غمخواری مظلومان و برآوردن مستعدان و معموری عالم که خلاصۂ عبادات نشئۂ تعلق است سیر و شکار را پردہ این کار ساخته روز رام بست و یکم آبان ماه الٰهی موافق چهارم جمادی الاخریٰ بدولت و اقبال نهضت والا فرموده متوجه صوب ناگور گشتند۔

جلد دوم
صفحه ۴۶۳ تا ۴۶۴

و روز کوس چهاردهم امرداد ماه الٰهی موافق شنبه پانزدهم ربیع الاول این مقرر آنکه از یک منزلی اجمیر پیاده شده متوجه طواف روضۂ معینیه شدند و در اثنای راه ترآولان عرصۂ شکار خبر آوردند که درین نزدیکی شیر یست قوی هیکل که همواره که در کمین رهروان این راه بوده بقصد میناید از آنجا که استیصال آزار رسانان لازم آئین سلطنت است شهریار شیر شکار متوجه دفع او شدند و هر دو شستے دل آگزین آن درنده قوی هیکل را شکار فرموده متوجه آن خطۂ دلکشا شدند از برکات قدوم شاهنشاهی رونقی تازه یافت آداب نیازمندی و رسوم زیارت بتقدیم رسید و دریای افضال بجوش آمد طبقات مردم از عطایای بزرگ بهره وافر برگرفتند روز دیگر بتماشای قلعۂ اجمیر که قلعه کوهی واقع است متوجه شدند و در آن عالیمقام بزیارت سید حسین خنگ سوار که در زبان عوام از اولاد امام زین العابدین است پرداخته بتبرک جستند و تحقیق آنست که سید از ملازمان شهاب الدین غوری است هنگامیکه فتح هندوستان کرده مراجعت نموده او را بشقداری اجمیر گذاشت و او آنجا نقد حیات سپرد و بمرور ایام و هجوم عوام بدایت مشهور گشت و تربتش مطاف عالمیان شد۔

صفحه ایضاً

و خود بدولت و اقبال از خطۂ فیض اساس اجمیر نهضت فرمودند۔

جلد دوم
صفحہ ۴۶۵ تا ۴۶۶

دران ہنگام کہ موکب معلی از اجمیر نہضت میفرمودیکی از پردگیان سرادق عصمت را زمان دولت ولادت و وقت انکشاف صبح سعادت نزدیک رسیده بود و نقل و حرکت مزاج آن عفت سرشت بر نمی تافت تیمن و تبرک جستہ خانۂ اشرف منتسبان روضۂ منیفہ و اعز معتکفان بقعہ قدسیہ دانیال نام کہ نور صلاح و فلاح از ناصیہ او میتافت خالی ساختہ درانجا گذاشتہ بود۔ ہم موکب اقبال بپیوند در حوالی بیلو دار مضافات ری از سرکار ناگور نزول اجلال فرموده بود کہ قاصدان خجستہ مقدم از اجمیر رسیدند و نوید نصرت بخش مسرت افزای آوروند کہ بعد از گذشتن چہل و یک پل از شب آسمان بست و ہفتم شہر یور ماه الہی موافق شب چہارشنبہ دوم جمادی الاولی بحسب رویت و شب سوم امرا و سط بطالع حمل بمحاسبہ حکیمان یونان و بطالع حوت بحساب دانایان ہندوستان در خطہ فیض انتمای اجمیر کہ طولش صد و یازده درجہ و پنج دقیقہ و عرضش بست و شش درجہ ست داد از جہان آفرین جہان آرا حضرت شاہنشاہی را فرزندی بلند اختر کرامت فرموده و از طلوع این کوکب نورانی منت بر انفس و آفاق نہاد گیہان خدیو از استماع این نوید سر و پیشانی صبح پر نور را زمین سای سجدۂ شکر فرموده بسپاس و ستایش الہی کامیاب دولت گشتند و ظہور این امر را بشیر فتوحات ابدی طراز دانستہ جشنہای عالی ترتیب داده انجمن بیرای عشرت شدند خلائق بصلای عام نشاط تازه از سر گرفتند و نقود افضال در دامن عالی ریختند **شعر**

گلی بشگفت جان پرور درین باغ ۔ کہ بویش صد گلستان را کند داغ

ازین شمشاد بن کازاد برخاست ۔ زنہفت اختر مبارکباد برخاست

خدیو از سر طرب بال بر داد ۔ صلائے بہفت اقلیم در داد

حضرت محمد اکبر بادشاہ ناگور کیطرف جاتے ہوئے اپنی ایک بیوی کو شیخ دانیال کے گھر چھوڑ گئے جب شاہزاده کے پیدا ہونے کی خبر بادشاہ کو پہونچی شاہزاده کا نام شیخ دانیال کے نام پر سلطان دانیال رکھا۔

نشاط آو بیخت از تارِ ترانہ — نوا پیچید در مغز زمانہ

کرم از ہمت و الا نظر داشت — تمنا را حجاب از پیش برداشت

مولد گرامی را کہ خانۂ شیخ دانیال بود منظور داشتہ و استمداد تائید اندیشی دانیال اکبر در نظر مقدس آوردہ نام نامی آن نونہال گلشن اقبال را سلطان دانیال بر لوحۂ دولت نقش بستند۔

انتخاب اکبرنامہ جلد سوم

صفحہ ۷

در روزی کو سروہی مورد موکب مقدس شد رای جہان آرای چنان اقتضا فرمود کہ مادہو سنگہ و جمعی را بجہت آوردن ان نونہال حدیقۂ اقبال شاہزادہ سلطان دانیال کہ از اجمیر باثر ورود دولت فرمودند فرستادند کہ ان گلبن بخت سندی را با جمیر آوردہ در ظل حضور آن نور افزای سریر سلطنت رسانند۔

صفحہ ۱۲ - ایضاً

و روز بہمن دوم خرداد ماہ الہی موافق یازدہم محرم ہفتصد و ہشتاد و یک ساحت اجمیر مہبط انوار ظل الہی گشت و آن جویای رضای ایزدی بمقتضای خود ہماسی خود بمراسم زیارت روضۂ معینۂ قدسیہ پرداختہ بمنسوبان و واردان آن شہر انواع مرحمت فرمودند و خاصان بساط قرب شاہزادہ بلند اقبال سلطان دانیال را نیز آوردہ درین شہر فیض اساس بدریافت دولت حضور حضرت شاہی شرافت کونین بخشیدند و بعد از یک ہفتہ از آن خطۂ دلکشا بعزمیت دار الخلافت مرحلہ بمرحلہ نہضت میفرمودند۔

صفحہ ۱۹ - ایضاً

تا آنکہ چاشت روز سہ شنبہ خطۂ فیض اساس اجمیر مورد موکب گیہان خدیو

گشت آنحضرت بروضهٔ معینه ورود سعادت فرمود خدای خویش را پرستش
خاص نمودند و بروح قدسی خواجه استمداد اعانت نموده منتسبان آن
بقعهٔ خیر را به تفقدات بادشاهانه اختصاص بخشیدند و از انجا منازل
آسمانی ارتفاع را که دران شهر بجهت نشیمن خاص اساس یافته بود به نزول
اجلال کرامت داده استراحت ربودند و آخرهای روز سوار دولت
شده شبدیز اقبال تیز راندند۔

صفحه ۴۲ - ایضاً

در روز سروش مقدم مهر ماه الٰهی بشهر فیض بخش اجمیر نزول موکب
مقدس افتاد و شرائط زیارت روضه منوره خواجه معین الدین بتقدیم
رسید، و منسوبان آن مقام متبرک و سایر غبار آلودگان راه احتیاج
از انعام بادشاهی احتظاظ وافر یافتند۔

صفحه ۵۵ تا ۵۶ - ایضاً

در روز هشتاد و بست و ششم اسفندارمذ ماه الٰهی در هفت کروهی اجمیر مخیم
سرادقات عظمت شد روز دیگر پیاده بمرقد منوره توجه نمودند و در آخرها
روز بآن بقعهٔ معینه رسیده لوازم بجا آوردند و ارباب احتیاج و سائر
منسوبان این بقعهٔ گرامی بجزائل عطاهای شاهنشاهی حظ وافر برداشتند
بعد از استیفای مراسم زیارت بمنازل دلکشا که در بینولا نزدیک با تمام
پیوسته بود بفرخی و خجستگی نزول اجلال فرمودند۔

صفحه ۵۶ - ایضاً

آغاز سال نوزدهم از دور دوم بخورمی و فرخندگی شد آن گوهر یکتای
خلافت در روضهٔ معینه جشنی بزرگ ترتیب داد و مجلس دار الانتظام
یافت، در بینولا که موکب همایون خطهٔ دلکشا اجمیر را بنور معدلت صفائی
خاص بخشیده بود۔

صفحہ ۸۶ - جلد سوم

و چون بہ منزل دار الخلافت مورد سرادقات جلال شد عزیمت طواف اولیا، دہلی و اجمیر در خاطر خدا پرست آن یگانۂ عالم یزدان شناسی در جوش آمد۔

صفحہ ۸۷ - ایضاً

دا وایل دیماہ الٰہی خطۂ دلکشا اجمیر مطلع انوار شاہنشاہی شد داب طواف و مراسم زیارت بتقدیم رسید و لوازم داد و دہش بظہور آمد۔

صفحہ ۱۸۵ - ایضاً

نہضت موکب ہمایون بصوب اجمیر بار دیگر

با آئین ہر سالہ عزیمت خطۂ فیض بخش اجمیر مصمم شد و شب با دلست و دوم شہریور ماہ الٰہی سمند اقبال را رہگرای مرقد قدسی گردانیدند۔

ایضاً

و درین سال کہ رایات جہان کشا بصوب اجمیر نہضت میفرمود۔

صفحہ ۱۸۸

و فرخی و فرخندگی چہارم مہرماہ الٰہی شہر دلکشائی اجمیر از ورود رایات ہمایون نور آگین شد بآئین بزرگان شرف نگاہ بآن مشہد مقدس شتافتہ ایزد بیچون را پرستش نمودند و منتظر آن قدوم قدسی کامیاب خواہش شدند و ہم درینولا کہ زمانہ سعادت داشت و روزگار بالش اقبال فرمان پذیران بارگاہ خلافت شہریار والا گوہر را بطلا و سائر جلائل امور برکشیدہ بجز ایل بخشش دا قبال آرزومندی جہان را بے نیاز گردانیدند نخستین آن دریای نوال عالی فطرت برائے گرد آوری رضامندی ایزدی خرمن خرمن دامن دامن از زر سرخ و سفید مکرمت فرمود پس ازان کار پردازان خدمت

باشارت ہمایون طبقات انام را پاس مراتب داشته زر بخش
گردند۔

صفحه ایضاً

هفدهم ماه مهر الٰهی بر قصر قلعه اجمیر مسعود اقبال بوده غنودگان
آن سرزمین را دستمایهٔ رحمت شدند و در حواشی مرقد سید حسین
خنگ سوار وقوف آمرزش فرمودند و خاطر عمارت دوست شاهنشاهی
چون اختلال مبانی آن حصار آسمانی پایه دریافت کارپردازان بارگاه
سلطنت را اشارت همایون شد که همت در تعمیر بسته آن عمارت
فرسوده را تازه گردانند در کمتر زمانه بخوب ترین وجهی صورت انجام
گرفت بست و دوم ماه مهر الٰهی از آن خطهٔ نیض اساس عنان توجه
بجانب میرٹهه انعطاف یافت۔

صفحه ۲۱۳

قصد فرمودن حضرت شاهنشاهی حسب دستور بسوی خطهٔ اجمیر برائے زیارت روضهٔ معینه

آئین چنان بود که سالے یکبار در عنفوان رجب بدان مطاف
قدسی نزول همایون شود و بخشش و بخشایش طراز شمول یابد و
عبادت ایزدی بدان والا طراز انتظام گیرد بنابران بست و چهارم
در حواشی شهره برنگا و ربادپائی بیآمده خرامش فرمودند و برخے
نزدیکان عقیدت گزین سعادت همراهی یافتند۔

صفحه ۲۱۴

دهفتم شهریور ماه الٰهی شهر دلکشای اجمیر از پیر توقدم شاهنشاهی
روشنی پذیرفت و خلوت کده نیایش نورستان آگهی گردید

بلوازم طواف مشهد فیض بجای آمد و مستمندان منتظر کامیاب
خواہش گشتند۔

صفحہ ۲۳۱

چالش فرمودن گیتی خداوند بصوب اجمیر

صفحہ ۲۳۲

بخلاف ہرسال درین مرتبہ عزیمت مطاف اجمیر دریایۂ توقف افتند
و چون روشن شد کہ نہضت آنصوب سرمایۂ آرامش خلائق و پیرایۂ
نیازمندی گردن کشان است دشتم شہریور ماہ الہی پای اقبال در
رکاب کشور کشائی نہادہ رہگرای گشتند و باستودہ آئین منزل بمنزل
نشاط شکار چہرہ آرای شد۔

صفحہ ۲۸۶

از سوانح دستوری یافتن بعضو نگاہ عقیدت گوہر اکلیل خلافت شاہزادہ
دانیال بصوب اجمیر۔

صفحہ ۲۸۷

نوزدہم امرداد آن نیر آسمان اقبال را دستوری دادند شیخ جمال و ماد ہو سنگہ
و شیخ فیضی و جمال خان و برخی نزدیکان عتبہ دولت را ہمراہ فرمودند۔

صفحہ ۳۷۴

دران ہنگام کہ گیتی خداوند از کشتی فرود آمدہ بطواف اجمیر ایلغار فرمود

صفحہ ۸۶۱

درین روز شیخ حسین را بتولیت مشہد فیض بخش خواجہ معین الدین
فرستادند خود را از دختری نژاد خواجہ میداند از ناہنجاری چندے
بزندانی دلستان بر نشاندند و روزگار پیچ سپہر ناکامی دشت بود

آج کے دن شیخ حسین کو
درگاہ کا متولی کرکے
بھیجا شیخ حسین اپنے

درین ہنگام نوازش فرمودید برین ہنگاہ فرستادند بیاردار گذشتہ نشینان آن قدسی برین وسرانجام آشخانہ بدو باز گردید۔

آپکو خواجہ صاحب کی اولاد دختری سے جانتا ہے شیخ حسین اپنی نالایقی سے یعنی ناہنجاری سے عرصہ تک قید رہا۔ اور پھرتا رہا (یعنی ۱۲ جلوس سے ۴۶ جلوس تک جسکو ۳۴ سال ہوتے ہین) اب قصور معاف کرکے نوازش فرمائی اور درگاہ مین بھیجا کہ وہانکے لوگون کی خدمت کرتا رہے اور لنگرخانہ کا سرانجام اُسکے سپرد ہوا

کتاب آئین اکبری

خلاصہ اس کتاب کا یہ ہے کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب سے نہایت اعتقاد رکھتے تھے کوئی کتاب اُنکے ذکر سے خالی نہین۔

انتخاب آئین اکبری مطبوعہ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ	خلاصہ ترجمہ اردو صفحہ سے
صفحہ ۲۰۷ جلد دوم خواجہ معین الدین چشتی پور غیاث الدین حسن از سادات حسنی حسینی است در سال پانصد و سی و هفت در قصبهٔ سنجر از دار سجستان نزاد و در پانزده سالگی پدر او دران جهانی شد ابراهیم قندوزی را که از آگهی ربودگان بود بر و نظر افتاد و برق واسوختگی در خرمن وابستگیها در زد و جستجوی رهنمون شد در بیرون که دهی است از نیشاپور بصحبت خواجه عثمان رض چشتی رسید و بریاضت گری نشست و خرقهٔ خلافت یافت سپس در تکاپوی طلب بہ آمد و از شیخ عبد القادر جیلانی و لبسیاری بزرگان فیض اندوخت و در سالیکه معز الدین سام دهلی برگرفت بدانجا رسید و بسگالش عزلت گزینی یاجمیر شد و فراوان چراغ برا فروخت و از دم گیرائی او گروهاگروه مردم بهره برگرفتند روز شنبه ششم ماه رجب سال ششصد و سی و سه و بملک تقدس خرامش فرمود و در دامنه کهسار خوابگاه شد و امروز زیارت گاه خرد و بزرگ	حضرت خواجہ بزرگ کی پیدایش پانچسو سینتیس ۵۳۷ ہجری مین ہوئی اور چھہ سو تینتیس ۶۳۳ مین وفات پائی ۹۶ برس کی عمر تھی

کتاب طبقات اکبری

خلاصہ اس کتاب کا یہہ کہ حضور جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب سے نہایت اعتقاد رکھتے تھے۔ کئی بار پیادہ پا تشریف لائے۔ جتنی دفعہ آئے خادم صاحبان درگاہ کو نذر نیاز دی۔ شاہزادہ دانیال شیخ دانیال صاحب مجاور کے گہر پیدا ہوا۔ دیوان کا یا اولاد کا کہین ذکر نہین

انتخاب کتاب طبقات اکبری مطبوعہ مطبع منشی نولکشور صاحب لکہنو سنہ ۱۲۹۲ ہجری	ترجمہ اردوی ضروری
صفحہ ۲۵۶ وبتاریخ ہشتم جمادی الاول سنہ تسع وستین وتسعمائۃ بعزم زیارت مرقد منور مطلب الاولیا خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ روان شدند واعلام ظفر انجام باجمیر رسیدہ ساکنان آنقلعہ بقلعہ شریفہ را بصلات وصدقہ ووظیفہ وادرار بہرہ مند گردانیدند۔ **صفحہ ۲۸۵** وچون حضرت در ہنگام توجہ تسخیر قلعہ چتور نذر کردہ بودند کہ بعد از حصول این مرام بزیارت مرقد منورہ خواجہ معین الدین چشتی سنجری کہ در خطۂ اجمیر واقعست توجہ فرمایند جہت وفای این نذر از ہمان راہ بجانب اجمیر توجہ نمودہ تمام آن راہ پیادہ طی فرمودہ وبتاریخ یکشنبہ ہفتم رمضان باجمیر رسیدہ شرائط طواف وزیارت بجای آوردہ فقرا وساکین آن بقعہ را بصلات وصدقات شاد ساختند وده روز دران مقام متبرک	

اقامت فرموده عنان عزیمت بجانب مستقر سریر خلافت معطوف فرمودند۔

صفحه ۲۸۸

وحضرت فتحپور را پای تخت قرار داده قلعه سنگین بر دور شهر فرمودند و عمارات عالی بنا یافته شهر عظیم شد پیش از تولد مبارک شاهزاده فرخنده مولد حضرت در باطن فیض موطن خود گزرانیده بودند که اگر حق سبحانه تعالی دری از درهای بادشاهی و گوهری از درج نامتناهی کرامت فرماید پیاده بزیارت مزار مورد انوار حضرت قطب الواصلین خواجه معین الدین چشتی قدس سره تشریف فرمایند حضرت بالقای نذر پرداخته روز جمعه دوازدهم شعبان سنه سبع وسبعین وتسعمائة از دار الخلافت اگره پیاده متوجه اجمیر گشتند و هر روز شش کروه و هفت کروه طی میفرمودند و هم از گرد راه بمزار خیر الروائط و زیارت مراسم طواف پرداخته چند روز دران مقام فرشته احترام اوقات بانعام و انصاف گزرانیدند و بعد از چند روز از اجمیر معاودت متوجه دهلی گشتند و در رمضان سنه سبع وسبعین وتسعمائة ظاهر دهلی مخیم عساکر جاه و جلال گردید۔

صفحه ۲۸۹

(ذکر نهضت اعلام جهان گیر بخطهٔ اجمیر) چون حضرت خلیفه الهی هر سال مکنونت از هر جا که می بودند خود را بطواف مزار قطب الواصلین معین الحق والدین حسن سنجری قدس سره بخطهٔ اجمیر میرسانیده و درین سال فرخنده فال بجهت شکرانه این موهبت بتاریخ بستم ربیع الآخر سنه ثمان وسبعین وتسعمائة پای دولت در رکاب سعادت نهاده عازم اجمیر گشتند دوازده روز بوساطت اسامان بعضی ضروریات در فتحپور توقف نموده بکوچ متواتر خطهٔ اجمیر را رشک ریاض جنان گردانیدند و سکان آن روضه رضه را از افضال عام کامیاب و محظوظ ساختند

وبجہت ترفیہ حال ہر ایا کہ در معجون طینت آن بادشاہ عالی نژاد تخمیر یافتہ حکم فرمودند تا بر در خطۂ اجمیر حصاری محکم ومفیوط طرح انداختند وبجہت نشیمن خاص قصر عالی بر زمین نہادند و امراء و خوانین وسائر مقربان درگاہ در تعمیر منازل بریکدیگر سبقت جستند و حضرت عالی مواضع و قریات حویلی اجمیر را میان امراء قسمت فرمودند تا محصول آنرا صرف عمارات نمایند و روز جمعہ چہارم ماہ جمادی الآخر سنہ مذکور در کنف صحت و عافیت از اجمیر کوچ نمودہ شانزدہم ماہ مذکور ظاہر قصبۂ ناگور مخیم عساکر جاہ وجلال گردید۔

صفحہ ۲۹۱

و عازم اُردو گشتند و چند روز کہ نواحی لاہور مضرب خیام فلک احتشام بود اوقات گرامی شکار میشد از انجا از راہ حصار فیروزہ متوجہ زیارت روضۂ قدسیہ معینۂ خواجہ معین الدین گشتند۔

صفحہ ۲۹۲

بتاریخ بستم شہر صفر سنہ ثمانین وتسعمائۃ موافق ہفدہم سال الٰہی پائے دولت در رکاب سعادت نہادہ شکار کنان متوجہ اجمیر گردید و روز سہ شنبہ پانزدہم ربیع الاول سنہ مذکور از کردار بمزار فائض الانوار حضرت خواجہ معین الدین شتافتہ لوازم زیارت بتقدیم رسانیدند و مشائخ خدام ومجاوران بقعہ شریفہ را بانعام وافر مسرور و خوشوقت ساختند روز دیگر زیارت سید حسین خنگ سوار قدس سرہ کہ از اولاد امام ہمام زین العابدین رضی اللہ عنہ است و بر بالای کوہ اجمیر مدفون است تشریف بردند۔

حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ زیارت میں تشریف لیگئے اور مشائخ و خدام ومجاوران درگاہ کو بہت سا انعام دیکر خوش کیا

صفحہ ۲۹۲

و در دو منزلی ناگور منہیان خوش خبر بمسامع عز وجلال رسانیدند کہ در شب چہار شنبہ دوم ماہ جمادی الاول سنہ ثمانین وتسعمائۃ موافق سال ہفدہم

ہی درا۔ بعد گذشتن دو گھڑی و چار پل لطالع حوت حق سبحانہ تعالی درہی انجہای شاہی و گوہری از درج بادشاہی کرامت فرمودہ در عقد سلطنت و سلک خلافت گوہری گرانمایہ افزود و حضرت از استماع این بشارت مراسم شکر الہی بتقدیم رسانیدہ و چند روز بر بزمگاہ عیش و عشرت تکیہ زدہ عموم خلایق را از خوان احسان خود کامیاب گردانیدند و چون این ولادت با سعادت در منزل شیخ دانیال کہ از مشایخ وقت در صلاح و تقوی ممتاز بود شرف وقوع یافتہ بود شاہزادہ خجستہ قدم صاحب اقبال را شاہزادہ دانیال نام نہادند۔

حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ناگور میں تشریف رکھتے تھے کہ اجمیر میں شیخ دانیال کے گھر بادشاہ بیگم کے بطن سے شاہزادہ تولد ہوا اور نام شاہزادہ دانیال رکھا۔

صفحہ ۳۰۲

القصہ حضرت خلیفہ الہی روز دہم محرم الحرام سنہ احدی و ثمانین و تسعمائہ موافق سال ہژدہم الہی از گرد راہ بمزار مورد الانوار حضرت قطب الواصلین خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ نزول فرمودہ باداے شرائط طواف پرداختہ مجاوران روضہ و عموم متوطنان بجارا از نذر و صدقات غنی و مستغنی گردانیدند و یکہفتہ در آن بقعہ شریفہ توقف نمودہ بودند ہر صبح و شام بزیارت آن مقام سعادت فرجام تشریف بردہ در مہام کلی و جزوی استمداد میجو استند

بیت کسی کاستعانت بدرویش برد ٭ اگر بر فریدون زد از پیش برد

بعد ازان عنان عزیمت بصوب مرکز دائرہ خلافت معطوف ساختند۔

حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ اٹھارویں سال کو زیارت کے واسطے آئے اور زیارت کر کے مجاوران درگاہ کو بمقدار نذر و نیاز دی کہ غنی اور مال دار ہو گئے

صفحہ ۳۰۶

و روز سہ شنبہ از گرد راہ بمزار قطب الواصلین خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ خرامیدہ لوازم طواف بجا آوردہ رسم فقراء و آئین سوال از مجاوران روضہ جنت مثال بلکہ از سائر متوطنان خطہ اجمیر بر داشتہ زبانی و ردولت خانہ پایہ عالی کہ جہت نشیمن خاص بنا نمودہ بودند استراحت فرمودند آخر روز از اجمیر سوار شدہ رو براہ نہادند۔

حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ زیارت حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے واسطے آئے اور مجاوران کو بمقدار نذر کے ایسا کر دیا کہ ان کو تمنا ہی نہیں رہی

صفحہ ۳۱۱

بکوچ متواتر روز چہار شنبہ سوم جمادی الثانی احدی و ثمانین و تسعمائۃ ہوای صحرای اجمیر از غبار مراکب عنبر بیز و عطر آمیز گردید و از گرد راہ بمزار منور و الانوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ فرمود شرائط طواف و لوازم استمداد بجا آوردہ مجاوران اجمیر را غنی و مستغنی گردانیدند و عصر روز دیگر کوچ فرمودہ خود بایلغار متوجہ گشتند۔

سوم جمادی الثانی کو حضرت محمد اکبر بادشاہ زیارت کیواسطے اجمیر تشریف لائے اور زیارت کرکے مجاوران اجمیر کو غنی اور مالدار کردیا

صفحہ ۳۱۲

ہمدرین سال تعاقب آں حضرت خلیفۂ الٰہی شانزدہم شوال عازم زیارت مزار فیض الانوار حضرت خواجہ معین الحق والدین قدس سرہ گردیدند۔

صفحہ ۳۱۳

دوازدہم ذیقعدہ ہفت کروہی اجمیر مخیم سرادقات عزت گردیدہ و شیوۂ مرضیہ خود روز دیگر از ان منزل از روی نیاز مندی پیادہ متوجہ مزار گشتند و شرائط طواف بتقدیم رسانیدہ از انجا بدولتخانہ عالی خرامیدند و در عرض دوازدہ روز کہ خطۂ اجمیر معسکر ہمایون بودہ ہر روز بمزار شریف بردہ مجاوران بقعۂ شریفہ و عموم متوطنان خطۂ اجمیر را از خوان فیض و احسان بہرہ ور میگردانیدند۔ ذکر وقایع سال ہژدہم الٰہی ابتدای این سال از روز پنجشنبہ ہفدہم ذیقعدہ سنہ احدی و ثمانین و تسعمائۃ بود چون از راہ فتحپور ولادت نیک لکشوتی بیش نفاذ ہمت ہمت حضرت خلیفۂ الٰہی گشت و بجہت میسر و تسخیر این ممالک وسیع از روح پرفتوح حضرت خواجۂ بزرگوار کہ دایم معین و ناصر بادشاہ موید و کامگار بودہ استمداد خواستند و بتاریخ بست و سوم ذیقعدہ متوجہ دار الخلافت گردیدند۔

حضرت بادشاہ زیارت کو آئے اجمیر اور روئی کے ساتھ بہت کچھ احسان کیا۔

صفحہ ۳۲۲

در اوایل شعبان المعظم لوای عظمت از دار الملک دہلی بصوب خطۂ اجمیر افراشتہ

شکار کنان متوجه شدند و در حد قصبه نارنول خانجهان که لاهور بعزم تهنیت مبارکباد متوجه شده بود احدایا دخو درا بایلغار رسانیده باحراز سعادت عتبه بوسی مشرف گشت و در اوائل رمضان المبارک بهوای اجمیر از غبار نعال مراکب مشک بیز و عنبر آمیز گردید و از گرد راه بمزار مورد الانوار خواجه معین الحق والدین قدس سره فرمود لوازم زیارت و شرائط طواف بجا آوردند و از غنائم بنگاله یک جفت دمامه را و در اول روز اول نذر حضرت خواجه قدس سره جدا فرموده بودند و آورده داخل نقارخانه حضرت قدس سره فرمودند و هر روز بدستور قدیم بمزار فائض الانوار تشریف برده از صدقات و نذور و خیرات فقرا و اهل احتیاج از نوازی نیاز میگردانیدند

صفحه ۳۳۲

و در اخر این سال هفتم ذیقعدة الحرام سنه اربع و ثمانین و تسعمایه یورش اجمیر در میان آمد و آنحضرت بتاریخ مذکور از فتحپور متوجه طواف گشتند و تمام راه انبساط فرموده روز دوشنبه چهارم ذیحجه سال مذکور ده کروهی اجمیر مخیم خیام فلک احتشام گردید و از انجا بدستور مقرر پیاده روی ارادت بمزار محیط الانوار آورده پنج کروهی راه پیاده رفتند و از گرد راه بمزار فائض الانوار در آمده نیازمندی شرائط زیارت و لوازم طواف تقدیم رسانیده روز اول مبلغ ده هزار روپیه بمجاوران بقعه شریفه و خدام آستانه رفیعه عنایت فرمودند۔

چوتھی ذی الحجہ کو حضرت بادشاہ زیارت کے واسطے تشریف لائے اور اول دن دس ہزار روپیہ مجاوران و خادمان کو عنایت فرمائے

صفحه ۳۳۵

و چون هر سال حضرت خلیفه الهی بزیارت مرقد منوره خواجه معین الدین تشریف میبردند از فتحپور متوجه شده روز پنجشنبه پنجم ماه رجب سال مذکور باجمیر نزول اجلال شد بعد از زیارت مزار فقرا و مساکین انجمن را از خرد و بزرگ بانعام زر سرخ و سفید و سیاه بهره مند ساختند و چندروز

که در اجمیر تشریف داشتند هر روز بزیارت شتافته بفقرا و مساکین خیرات میفرمودند۔

صفحه ۳۳۸

ذکر عزیمت موکب جهانگیر بزیارت اجمیر چون حضرت خلیفه الهی هر سال بزیارت مزار فائض الانوار خواجه معین الدین چشتی قدس سره را التزام نموده بودند در ماه رجب که ایام عرس حضرت خواجه معین الدین است قریب سیه متوجه خطهٔ مبارک اجمیر گردیدند. و از انجا بکوچ متواتر متوجه اجمیر شده چون با جمیر رسیدند لوازم زیارت بتقدیم رسانید فقرا و مساکین آن بقعه شریفه را از انعام عام بهره مند ساخته و در کشف عزت و اقبال مراجعت فرموده۔

صفحه ۳۴۰

چون ششم ماه رجب ایام عرس خواجه معین الدین قدس سره عزم زیارت اجمیر فرمودند و غره رجب از کشتی بیرون آمده سرعت سیر را استفسار فرمودند و هر روز سی کروه راه طی کردند و در آخر روز ششم شهر مذکور که روز عرس خواجه بود در آمدند و از روی خشوع و خضوع زیارت نموده فقرا و مساکین آن بقعه شریفه را با نعام خوشدل گردانیدند۔

صفحه ۳۴۴

چون هر سال التزام زیارت مزار فائض الانوار خواجه معین الدین قدس سره پیش نهاد خاطر خسرو جهان گیر بود در شانزدهم ماه رجب از دار الخلافت فتحپور به جانب اجمیر نهضت فرمودند۔ القصه روز جمعه بست و چهارم ماه شعبان از پنج کروهی اجمیر پیاده شده بمزار مورد الانوار آمده بشرائط طواف قیام نمودند۔

صفحه ۳۴۸

چون حضرت خلیفه الهی هر سال از راه اخلاص بزیارت مزار فائض الانوار

حضرت خواجه معین الدین قدس سره میرفتند و درضمن این نیت حسنه وعمل
صالح فائده بسیار به بندگان خدا میرسید در این سال بجهت بعضی موانع
توجه زیارت عالی میسر نشد شاهزاده دانیال ازنزدیکان مثل شیخ جمال
و شیخ فیضی که نسبت اخوندی و سائر مردم همراه تعین فرمودند و مبلغ
بست و پنجهزار روپیه مدد خرچ فقیران آن دیار را مرحمت فرمودند و شاهزاده
جوان بخت زیارت فرموده معاودت فرمودند۔

کتاب تاریخ فرشتہ

خلاصہ اس کتاب کا یہہ ہے کہ اسمین شیخ فخرالدین صاحب کا جو مورث گروہ سیدزادان معروف بخادمان درگاہ خواجہ صاحب کے ہین ہمراہ خواجہ عثمان ہارونی صاحب کے موجود ہونا لکھا ہے۔ اور شیخ محمد یادگار صاحب کا جو گروہ شیخزادان معروف بخادمان درگاہ خواجہ صاحب کے مورث ہین حضرت خواجہ صاحب کے مرید ہونا تحریر ہے اور لکھا ہے کہ سلطان محمود خلجی جب اجمیر آئے تو خادمان درگاہ کو نذر نیاز دی دیوان کا یا اولاد کا کچھہ ذکر نہین۔ اکبر بادشاہ کا دولاکہہ دینے قریب خادمون کو دینا درج ہے کہین دیوان واسطے نہین

انتخاب کتاب تاریخ فرشتہ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور صاحب لکھنؤ ۱۲۸۱ھ | خلاصہ ترجمہ اردو

مقالہ دوم جلد اوّل صفحہ ۲۵۱

[illegible] و تسعمائة بعزم زیارت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ [illegible] باجمیر شد و چون بقصبہ سانبهر رسید راجہ بهارہ مل کہ زمیندار معتبر آنجا بودہ است دختر خود را بپادشاہ دادہ نوکری اختیار کرد و پسر او بهگوانداس نیز ملازم شدہ در سلک امرای کبار منتظم گردید و موکب عالی چون باجمیر رسید بادشاہ لوازم بجا آوردہ میر شرف الدین حسین حاکم اجمیر را بتسخیر قلعہ میرتهہ کہ از ممالک راجہ مالدیو بود تعیین فرمود و خود در شبانہ روزی یکصد و سی کروہ راہ طی کردہ با پنج شش کس بآگرہ آمدہ

صفحہ ۲۵۸

صفحہ ۲۵۸

آنگاه آنحضرت باجمیر شتافته بزیارت خواجه معین الدین چشتی قدس سره دریافت
و باگره تشریف حضور فرمود بدین حضرت شیخ سلیم چشتی قدس سره بقصبه
سیکری رفت و چون چند مرتبه عرش آشیانی را تولد شده نمانده بود شیخ
مژده قدوم فرزندان طویل العمر داده خوش حال ساخت قضارا در بیان شیخ آثار
حمل ظاهر شده صباح روز چهارشنبه هفدهم شهر ربیع الاول سنه ثمان سبعین
و تسعمائه کوکب ولادت شاهزاده سلطان سلیم بطالع بست و چهار درجه میزان بمقام
سیکری در منزل شیخ سلیم چشتی قدس سره از افق جاه و جلال طلوع نمود
خاقان اکبر شکرانه آن موهبت عظمی جمیع زندانیان را خلاص ساخت و خواجه
حسین ثنائی قصیده گفت که مصرع اول تاریخ جلوس جلال الدین محمد اکبر
بادشاه ست و مصرع ثانی تاریخ ولادت شاهزاده جهانگیر این مطلع از آنست

مطلع لله الحمد از پی جاه و جلال شهریار • گوهری از محیط عدل آمد در کنار • عرش آشیانی جهت ایفای نذری که در باب فرزند کرده بود پیاده پا
باجمیر شتافت و زیارت خواجه معین الدین چشتی بجا آورده دست از رفتن
بانعام و احسان کشاده و از راه دهلی شکار کنان برگشت

صفحہ ۲۵۹

در غره صفر سنه ۹۷۹ تسع و سبعین و تسعمائة بتفرج حصار فیروزه تشریف برده
باز باجمیر آمد و شرائط زیارت پیر بزرگوار را بتقدیم رسانیده باگره تشریف برد
دران هنگام سکندر خان اوزبک که در جنگلهای بنگاله سرگردان میگشت منعم خان
المخاطب بخانخانان او را بپای بوس بادشاه آورده شفاعت گناهان او
نمود دران سال چون مقام سیکری بران حضرت مبارک شده بود در آنجا
شهری عظیم بنا فرمود و دران زودی چون بگجرات فتح شد انرا موسوم بفتح پور گردانید
که در شهر صفر سنه ثمانین و تسعمائه چون در ملک گجرات خلل و فساد کلی

بهم رسید بادشاه عازم تسخیر آن شد و چون گذار باجمیر افتاد زیارت کرده
از روح پر فتوح خواجه سید حسین خنگ سوار که از اولاد همام زین العابدین
علیه و علی آبائه الکرام و اولاده العظام الاف التحیة والسلام استمداد نموده
خان کلان را با بسیاری از امرا برسم منقلای بدان سو روان ساخت
و رای سکه را بحکومت جوده پور که وطن مالدیو بود مقرر کرده خود نیز روانه گجرات
گردید و در منزل ناگور خبر رسید که در شب چهارشنبه دوم جمادی الاولی
سنه مذکوره در منزل شیخ دانیال قدس سره شاهزاده نیکو خصال
بوجود آمد آنحضرت لوازم خوشحالی بتقدیم رسانیده آن مولود را موسوم
به دانیال گردانید۔

سنہ ۹۸۰ ہجری یوم چہارشنبہ دوم جمادی الاول کو اجمیر مین شیخ دانیال کے گہر بادشاہ بیگم سے شاہزادہ پیدا ہوا اسکا نام شاہزادہ دانیال رکہا گیا۔

صفحه ۲۶۲

درین هنگام بادشاه خواجه مظفر علی ترمذی که از نوکران بیرم خان ترکمان
بود خطاب مظفر خانی داده بفتح قلعه رهتاس و بنگاله نامزد بهار کرده و خود
باجمیر رفته قریب دو لکهه از نقد و جنس بخادمان خطیره خواجه معین الدین
چشتی قدس سره و سید خنگ سوار و مستحقین رسانیده باگره باز آمد۔

محمد اکبر بادشاہ نے اجمیر آکر خادمان درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ اور سید حسین خنگ سوار رضی اللہ عنہ کو قریب دو لاکہہ روپیہ کے نقد و جنس دئے۔

صفحه ۲۶۳

دران سال بادشاه باجمیر رفته زیارت کرد و در ضمان حافظ بیچون گشته

صفحه ۲۶۳

دران سال بادشاه باجمیر رفته شهباز خان کمبوه را جهت تسخیر قلعه کمل میر
که در تصرف رانا بود تعین نمود و او بدانجا رفته باسهل وجهی بحیطهٔ تصرف
آورد بادشاه از اجمیر بکوهستان بانسواله درآمد و درآمد شکار کنان تا حدود دکن
رفته چون مرتضی نظام شاه بحری والی احمدنگر دیوانه شده پرده نشین گشته بود
داعیه تسخیر ولایت او نمود اما بعضی امور مانع آمده از انجا متوجه فتحپور
سیکری گردید و در سنه خمس و ثمانین و تسعمائه باز عرش آشیان متوجه اجمیر

سند و چنانچه عادت او بود از یک کروهی پیاده گشته بروضهٔ منوره خواجه
در آمد و زیارت کرده +

صفحه ۲۶۴

و در سنه مذکوره عرش آشیان باجمیر رفته بفتحپور سیکری مراجعت کرد +

مقاله پنجم صفحه ۲۵۱

اتفاقاً روزی عریضهٔ قومی که بطرف مارواڑ تعین شده بود رسید و مضمونش
آنکه ابتدای طلوع آفتاب اسلام در ممالک هندوستان از افق اجمیر بود
و حضرت مرشد الطوائف شیخ معین الدین سنجری قدس سرهٔ نیز درین بقعه
تشریف آسوده اند حالا چون بتصرف کفار در آمده اثر اسلام و مسلمانی
نمانده و چون مضمون عریضه بعرض رسید همان روز متوجه صوب اجمیر گردید
و بکوچ متواتر محاذی مزار فایض الانوار نزول فرموده استمداد از روح
پرفتوح حضرت خواجه قدس سره نموده بلشکر حکم کرد که باتفاق مرچلها قلعه
نموده مورچل تقسیم نمایند درین اثنا گجادهر که سردار اهل قلعه بود با فوجی از
راجپوتان نامی بجنگ بر آمده و از صدمهٔ افواج محمودی تاب نیاورده بقلعه
در آمده و تا چهار روز معرکهٔ قتال و جدال گرم بود روز پنجم گجادهر با تمام
خود بجنگ بر آمده در جنگ مغلوب کشته شد و جمعی از سپاهیان محمودی با
گریختها مخلوط گردیده بدروازه در آمدند و فتح قلعه نصیب گشت و در
هر کوچه از کشتهٔ راجپوتان پشته پدید آمد و سلطان محمودی خلجی مراسم
شکر الهی بتقدیم رسانیده بشرف طواف آن بزرگوار در رسید و مسجد عالی طرح
انداخته خواجه نعمت الله را سیف خان خطاب داده حکومت آنجا بوی
تفویض نمود و مجاوران آن بقعهٔ شریفه را بانعام و وظیفه خوشدل
ساخته بصوب قلعه منڈل گڈه مراجعت کرد +

سلطان محمود خلجی اجمیر آئے
اور اجمیر کو فتح کرکے
درگاہ میں مسجد بنوائی
اور درگاہ حضرت خواجہ
صاحب کے مجاوروں کو
ساتھ انعام اور وظیفہ
کے خوش کیا

مقاله دوازدهم صفحه ۳۷۵

ذکر حضرت سلطان المشایخ خواجه معین الدین محمد حسن سنجری المعروف به چشتی قدس سره

آن شهنشاه دو جهان معروف + ذات او بیرون ز ادراک صفت + خسرو ملک فانی تخت و تاج + از خود و از غیر خود بی احتیاج + غرق بحر عشق از صدق و صفا + از خودی بیگانه با حق آشنا + کرده مرغ همتش بر اوج کمال + بیضهٔ افلاک را در زیر بال + اختر برج سپهر لم یزل + گوهر درج کمال بی بدل + آن معین الدین ملت بی نظیر + فارغ از دنیا بملک دین امیر + سلطان سریر یقین خواجه راستین معین الدین پیشوای مشایخ هند است تولد او در بلدهٔ سجستان بوده نشو و نما در خراسان یافته پدر او خواجه غیاث الدین حسن بنهایت فلاح آراسته بود و به نهایت صلاح پیراسته چون وفات یافت خواجه معین الدین محمد پانزده ساله بود باغی و آسیای بمیراث داشت و در آن موضع مجذوبی بود مشهور با ابراهیم قندوزی روزی گذارش بدان باغ افتاد و خواجه معین الدین محمد درختان را آب میداد اما چون چشمش بر وی افتاد دوید و دستش ببوسید و در زیر درختی نشانیده خوشهٔ انگور پیشش گذاشت و بدو زانوی ادب مقابل او نشست ابراهیم برکنده کنجاره از بغل کشیده و بدندان خود خائیده در دهن خود انداخت بمجرد خوردن برکنده کنجاره نوری در باطن او لامع گشت و دلش از خانه و املاک سرد شد و همه را بفروخت و بدرویشان داده مسافر گشت و مدتی در سمرقند و بخارا بحفظ قران و کسب علوم ظاهری مشغول گردید و از آنجا بعد از تکمیل بجانب عراق توجه نمود و چون بقصبه هارون که در نواحی نیشاپور است رسید و شیخ عثمان هارونی را که از کبار وقت بود دیده مرید او شد و دو سال و نیم در خدمت او بمجاهده و ریاضت نفس اشتغال نمود و این شیخ عثمان هارونی مرید حاجی شریف زندنی است و وی مرید خواجه مودود چشتی و وی مرید خواجه ناصر الدین چشتی و وی مرید

یوسف چشتی و وی مرید خواجه ناصر الدین ابو محمد چشتی و وی مرید خواجه ناصر الدین
احمد چشتی و وی مرید خواجه اسحق شامی المعروف به چشتی و وی مرید خواجه ممشاد
دینوری و وی مرید خواجه هبیرہ بصری و وی مرید خواجه حذیفه مرعشی و وی مرید
سلطان ابراهیم ادهم و وی مرید خواجه فضیل عیاض و وی مرید خواجه حبیب
عجمی و وی مرید خواجه حسن بصری و وی مرید امیر المومنین امام المتقین
علی ابن ابیطالب علیه الصلوٰة والسلام و وی مرید حضرت خواجه کائنات
صلی الله علیه وسلم و چشت موضعی ست از مواضع هرات القصه خواجه معین الدین
محمد از شیخ عثمان هارونی خرقه خلافت دریافته روانه بغداد شد و در اثنای
راه بقصبه سنجار رسید و در آن زمان شیخ نجم الدین کبری بقصبه جبل پور
رفته بود و این جبل جاییست پرفیض و هوایش در نهایت اعتدال و تحت کوه
جودی واقع شده و کشتی حضرت نوح در آنجا قرار گرفته و از بغداد هفت روزه
راه است و شیخ محی الدین عبد القادر قدس سره از انجاست و خواجه معین الدین
او را اندیده از قصبه سنجار بگذشت و ببغداد رفت و شیخ اوحد الدین کرمانی
که در ابتدای سلوک بود او را دیده معتقد گشت و خرقه خلافت از آنحضرت
یافت و شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین عمر سهروردی نیز در سید رحال بصحبت
خواجه معین الدین چشتی رسیده ازو کسب فیوضات نمود و بعد از چند گاه خواجه
از بغداد به همدان آمد و شیخ یوسف همدانی را متوجه تبریز گشت و شیخ ابو سعید
تبریزی را که پیر شیخ جلال تبریزی بود دریافته مجتمع داشت از شیخ نظام الدین
اولیا منقول ست که شیخ ابو سعید تبریزی شیخی بود که هفتاد مرید کامل مثل شیخ
جلال الدین تبریزی میداشت شیخ فرید الدین گنج شکر از خواجه قطب الدین
بختیار نقل میکنند که خواجه معین الدین محمد چشتی را در ابتدای حال
عجیب ریاضتی و مجاهده بود که بعد از هفت روز روزه نانی که در مقدار
پنج مثقال بودی در آب تر ساخته افطار میفرمود و شیخ نظام الدین اولیا

نقل کرده که پوشش خواجه معین الدین چشتی دوتائی بود اگر جائی پاره شدی
بخیه زدی واگر بغل بند پاره شدی از پارچه های پاک از هر نوعیکه یافتی بدان
پیوند کردی و چون باصفهان رسید شیخ محمود اصفهانی او را دریافت
وصحبتها داشت وخواجه قطب الدین بختیار کاکی که در ان وقت در اصفهان
بود میخواست مرید شیخ اصفهانی شود لیکن چون خواجه معین الدین محمد چشتی
را دید فسخ عزیمت نموده مرید خواجه شد وخواجه آن دوتائی را بخواجه قطب الدین
ارزانی فرموده همان دوتائی بود که خواجه قطب الدین در وقت وفات
بشیخ فرید الدین گنجشکر عنایت فرمود واو بشیخ نظام الدین اولیا عطا کرد و
او بشیخ نصیر الدین چراغ دهلی مرحمت نمود و چون خواجه بخرقان آمد دو
سال آنجا ماند از آنجا باستراباد رفت و بصحبت شیخ ناصر الدین استرابادی
مشرف شد واو شیخ عظیم القدر بود وصد وبست وهفت سال عمر داشت
وحضرت شیخ ناصر الدین استرابادی بدو واسطه میپوندد بحضرت سلطان العارفین
شیخ طیفور شیخ بایزید بسطامی داشت پس خواجه مدتی در صحبت او بوده
کسب فیوض لاتعد ولاتحصی نموده متوجه هری شد و بنا برآنکه خواجه را عادت
بود که در یک موضع کم قرار گرفتی روزها در سیر میبود و شبها در اکثر اوقات
در مقبره خواجه عبدالله انصاری می آسود و زیاده از یکی روش ملازم او نمی بود
اغلب نماز فجر را بوضوی عشاء ادا میکرد و چون در هرات شهرت یافته مردم
بر او هجوم آوردند از آنجا بسبزوار شتافت و در آنجا حاکمی بود که یادگار محمد نام
داشت بد مزاج و فاسق و در رفض غلو داشت که اهانت اصحاب کبار کرده هر کرا
که ابابکر و عثمان و عمر نام بودی ایذای بسیار رسانیدی و در صدد تلف وی
شدی و این یادگار محمد در حوالی شهر باغی طرح انداخته بود و در وسط آن
حوضی در نهایت صفا و لطافت پرداخته خواجه از گرد راه بدان باغ رفته
کنار حوض فرود آمد و غسل کرده دوگانه بهر یگانه بجا آورده بتلاوت قرآن

محمد یادگار سبزوار میں حاکم
تھے حضرت خواجہ معین الدین
چشتی رضی اللہ عنہ کی برکت
سے تمام کارخانہ چھوڑ کر
تجرد اختیار کیا اور
واصلان حق سے ہوگئے

مشغول شد و قضارا همدران روز آواز افتاد که یادگار محمد بباغ می آید و دوستی
که رفیق شیخ بود رسیده گفت برخیز تا ازین باغ بیرون رویم شیخ اضطراب
او را دیده تبسم کرد گفت اگر میل داری برخیز و زیر فلان درخت بنشین و
درویش بسرعت برخاست و از انجا رفته بنشست درین اثنا فراشان
در رسیدند و قالیچه یادگار محمد را بکنار حوض در پهلوی شیخ گستردند و از عظمت
و صلابت شیخ نتوانستند گفت از ینجا برخیز ناگاه یادگار محمد رسید شیخ در آن
مکان دیده بانگ بر خدمتگاران زد که این درویش را چرا ازینجا نرانید
و چون شیخ سر بالا کرده درویش نگریست در لحظه لرزه بر اندام یادگار محمد
افتاده از پا در آمده و بیهوش گشت و متعلقان او آنحال مشاهده نموده سر
بر زمین نهادند و التماس شفاعت کردند شیخ آن درویش را که پای درخت
نشسته اندیشه تمام داشت طلب نمود و گفت که قدری آب ازین حوض
برگیر و بسم الله گفته بر روی او زن درویش همچنان کرد یادگار محمد بهوش
آمده سر بپای درویش گذاشت و گفت یا شیخ از جمیع منهیات گذشتم و
توبه النصوح کردم تقصیر من بخش شیخ بدست لطف بر پشتش داشت و
مهربانی نموده گفت که دعوی محبت خاندان عظیم الشان رسالت کردن
و پیروی ایشان نمودن معنی ندارد انگاه مناقب ائمه هدی بر وجه بیان
فرمود و یادگار محمد و همراهانش زار زار گریسته حلقه تائب شد بیت انچه
زر میشود از پرتو آن قلب سیاه + کیمیائیست که در صحبت درویشانست
بعده یادگار محمد وضو ساخته دوگانه شکرانه گزارد و دست ارادت بآنحضرت
داده بشرف بیعت مشرف گشت و اموال خود را از نقد و جنس نذر ساخته
منظر خواجه در آورد و خواجه قبول آن نموده گفت هرچه از مردم بتغلب و ظلم
گرفته بدیشان رسان تا فردای قیامت کسی دامنت نگیرد یادگار محمد بفرموده شیخ
عمل نموده آنچه از مال باقی ماند بفقرا و مساکین بخشید و غلامان را ازاد گردانید

وزن عقدی را نیز طلاق داد و همراه خواجه شد تا حصار شادمان رفت و چون
از سلطه واصلان گشته بود خواجه آنجا بجماعت رجوع کرده در انجا نگاه نداشته
خود و ببلخ تشریف برده و در مقام معالی [illegible] شیخ احمد [illegible] چند گاهی
اقامت نمود و آن شهر فاضل بود که او را مولانا ضیاء الدین حکیم میگفتند
و در جمیع علوم فلاسفه مهارت تام داشت و علم تصوف اعتقاد نداشت و
با شاگردان خود میگفت تصوف [illegible] و دیگران [illegible] العقول
برزبان آرند و [illegible] حوالی بلخ مدرسه و باغ خوب داشت و
درس حکمت میگفت و خواجه [illegible] را عادت بود که [illegible]
بسته [illegible] تا وقتی اگر گذر او
از آبادانی دور [illegible] کرده [illegible] آنجا [illegible]
بدان موضع افتاد که مولانا ضیاء الدین حکیم بود و در آن [illegible] بتیر زده
زیر درختی فرود آمده بخادم اشارت کرد که کباب کنند و [illegible]
گشت درین اثنا [illegible] مولانا ضیاء الدین حکیم [illegible]
بنماز مشغول است و خادم کباب میکند [illegible] که خواجه [illegible]
فارغ شد آنگاه سلام کرده بنشست [illegible] خادم کباب پیش آورده [illegible]
بسم الله کرده [illegible] پیش مولانا گذاشت و از آن
دیگر پاره گوشت خود تناول نمود چون از آن کباب لقمه برداشت و بکار برد
زنگ علوم فلسفه از سینه او زدوده گشت و مدهوش گردید خواجه [illegible]
از پس خورده خود در دهنش انداخت تا بحال آمد الحاصل آنگاه مولانا ضیاء الدین
حکیم تمام کتب را در آب انداخته باتفاق شاگردان در سلک مریدان منتظم گردید
و چون شهرت خواجه دران دیار از حد گذشت مردم شروع در هجوم کردند مولانا
ضیاء الدین را خرقه داده همانجا گذاشت و خود بغزنین آمده شمس العارفین
عبد الواحد را که پیر شیخ نظام الدین ابو المؤید [illegible] آمده [illegible]

تشریف آورد و چون ازدحام خاص و عام از حد گذشت و آن بزرگواران
متنفر بود هر آئینه از انجا نیز متوجه بلدهٔ اجمیر شد و دهم ماه محرم سنه
وستین وخمسمائة سایه وصول بر آن خطه انداخت و سید السادات سید
حسین مشهدی المشهور به خنگ سوار که شیعه مذهب بود و بصلاح تقوی آراسته
درسلک اولیاء الله انتظام داشت و سلطان قطب الدین ایبک او را
داروغهٔ آن ساخته بود قدوم شیخ را باعزاز و اکرام تلقی فرمود و چون او
تصوف و اصطلاحات صوفیه بهره تمام داشت صحبت خواجه را نعمت
شگرف دانسته اکثر اوقات بمجلس شریف حاضر میشد و بسیاری از کفار
اجمیر ببرکت انفاس [illegible] طریقت بشرف ایمان مشرف گشتند و آنانکه
ایمان نیاوردند صحبت خواجه را در دل جای داده پیوسته فتوح [illegible]
بحضرت او میفرستادند و خواجه [illegible] شمس الدین [illegible] بیعت [illegible]
مرید خود قطب الدین بختیار کاکی بدهلی تشریف برد اما در کثرت [illegible]
دهلی مراجعت کرد او را تاملی واقع شد و شرح آن چنین است که سید وجیه الدین
محمد مشهدی داروغهٔ اجمیر بود دختری داشت در کمال حسن و عفت و چون
حد بلوغ رسیده بود میخواست که او را بحبالهٔ یکی از دودمان بزرگ در آورد
در تعیین آن متردد بود تا آنکه شبی امام همام جعفر صادق علیه الصلوة والسلام
را در خواب دید که بدو میفرمایند که ای فرزند وجیه الدین اشارت حضرت
رسالت پناه محمد صلی الله علیه و آله وسلم بر آن است که این صبیه را بخواجه
معین الدین چشتی بسپاری و بحبالهٔ نکاح او در آوری که او از اولیای
الهی و محبان خاندان رسالت پناهی است چون [illegible] سید وجیه الدین آن [illegible]
بخواجه معلوم نمود خواجه گفت عمر [illegible] آخر رسید اما چون اشارت حضرت
رسالت پناه و امام همام [illegible] خلافت چاره ندارم پس [illegible] شمائل شریفه
مصطفوی آن عفیفه را بجفت خویشتن ساخت چنانچه از و فرزندان [illegible]

و بعد از تامل هفت سال در ششم ماه رجب سنه ثلث و ستمائة از قید حیات فانی
بالکلیه وارسته بعالم قدس پیوست غرضکه مدت عمرش نود و هفت سال
رسیده بود از وفات او جمیع بادشاهان نذر بر روضهٔ او فرستاده تبرک
می جستند خصوص جلال الدین محمد اکبر بادشاه غازی که او بیش از دیگران
اعتقاد بآنحضرت داشت و در ایام بادشاهی خود چنانکه گذشت در اکثر سنوات
پیاده باجمیر رفت و زیارت او سید حسین مشهدی المشهور بخنگ سوار دریافت
و در تاریخ حاجی محمد قندهاری مسطور است که پیر خواجه معین الدین چشتی یعنی
شیخ حضرت عثمان هارونی در عهد شمس الدین چون مرید او بود در تعظیم و
تکریمش دقیقه فرونگذاشت و در آنمدت خواجه معین الدین محمد چشتی در اجمیر
توطن داشت درینصورت هیچ معلوم نشد که میان ایشان در هند و ستان
ملاقات شده یا نه و از شیخ عثمان هارونی خوارق عادت بسیار نشان میدهند
و از الجمله یکی اینست که چون خواجه معین الدین چشتی ازو رخصت گرفته
متوجه سیر بغداد گردید شیخ عثمان هارونی از مفارقت او بیتاب گشته در
طلب او از مقام خویش سفر اختیار کرد و دران سفر بمقامی رسید که مغان
آنجا ساکن بودند و آتشکده داشتند هر روز صد خروار هیزم در آن میسوختند
و شیخ عثمان هارونی دران نزدیکی زیر درختی نزول کرده خادم خود را که
فخر الدین نام را فرمود که جهت افطار نان مهیا سازد خادم چون برای
آتش نزدیک مغان رفت آتش ندادند خادم برگشته بخدمت حقیقت
حال عرض نمود شیخ متوجه آتشکده شد مغی مختار نام مغی پیر را دید که پسر هفت
ساله در آغوش کرده نزد آتش ایستاده بود پس بدو گفت که این آتش را که
بمشیت الٰهی معدوم میگردد چرا می پرستید خدائیرا که خالق آتش است باید
پرستید مغ جواب داد که در کیش ما آتش را وجود یست عظیم چرا نه پرستیم شیخ
گفت چندین سال است این آتش را بصدق دل می پرستی میتوانی که دست

خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ بغداد کو بنا بر ملاقات حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ جب تشریف لیگئے تو سید فخر الدین اُنکے ساتھ تھے ۔

و یا وران اندازی و او نسوزد مغ جواب داد که کار و صفت او سوختن است
و کرا یارای آن باشد که نزدیک برود **بیت** اگر صد سال گبر آتش
فروزد + چو یکدم اندران افتد بسوزد + القصه شیخ این بشنید پسر را
سست و چالاک از کنار او در ربوده بسوی آتش دوید و بسم الله گفته آیه
قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ خوانده باتش
درآمد و از انتشار این خبر سه چهار هزار مغ بر آتشکده آمده فریاد و فغان
برداشتند و شیخ بعد از چهار ساعت نجومی مع آن طفل از میان آن آتش
بسلامت برآمد چنانکه آسیبی به جامه ایشان هم نرسیده بود بعده مغان
فوج فوج طفل را برگشته می پرسیدند که در آنجا چه حال داشتی او
میگفت خوش و خرم بقدم شیخ تفرج گل و گلزار می بودم آخرش
مغان سر بر قدم شیخ نهاده همگی مسلمان شدند و شیخ در ایشان [illegible]
عبدالله و طفل را ابراهیم نام کرده منظور نظر تربیت ساخت تا هر دو
از جمله اولیا شدند +

کتاب منتخب التواریخ

یہہ کتاب مصنف نے صرف اس مراد سے تصنیف کی ہے کہ جہانتک ہوسکے حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ،، فیضی اور ابو الفضل وغیرہ وزرای و مصاحبان بادشاہی کے کامونکا ہسطرح تذکرہ کیا جاوے یا کوئی کام انکا کتاب دیکہنے والے کو اچہا نہ معلوم ہو اور کچھہ نہ کچھہ نقص و عیب انکے ذمہ لگجاوے ۔ اس حال سے محققین و سخن شناس بخوبی واقف ہین ناظرین مصنف کی طرفداری اور بادشاہ و امراو وزرا و مشایخان فتحپور و قاضی القضات و صدر اعظم پر الزام لگانے و طرز تحریر بدلنے کو خیال فرماوین کہ کسطرح اصلی حال سے گریز کی ہے اور کیونکر اصل حال چہپایا ہے علاوہ اسکے ایک صاف بات کو کسطرح لکہا ہے یعنی خادم صاحبون کا حق کہا جانے اور انکے دعوی کرنیکا حال لکہنے کی جگہہ صرف اسقدر لکہدیا کہ (سوانح دیگران علاوہ الارشد) مگر واقف کار انکی مخالفت سے بخوبی واقف ہین ہرگز وہ کہ نہین کہا سکتے دیکہے والے آپ جان لیوینگے مگر تاہم اس کتاب سے اتنی باتین بخوبی ظاہر ہوتی ہین ۔ حضرت محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ سے نہایت معتقد تہے ۔ کئی بار پیادہ پا زیارت کے واسطے آئے ۔ لاکہون روپیہ درگاہ خواجہ صاحب مین چڑہائے جب آئے خادم صاحبان خواجہ صاحب کو نذر نیاز دی ۔ شاہزادہ دانیال شیخ دانیال صاحب مجاور درگاہ کے گہر اجمیر مین تولد ہوا انبگالہ سے نقارہ کی جوڑی لاکر درگاہ مین چڑہائی ۔ عبادت خانہ جو فتحپور سیکری مین بنوایا تہا اور اسمین تمام جگہہ کے عالم اور ہر فرقہ کے سرگروہ موجود رہکر بحث علمی و مذہبی کرتے تہے اس مجمع مین خادم صاحبان درگاہ خواجہ صاحب بہی شامل رہتے تہے ۔ شیخ حسین نے جو دیوان حال کے مورث تہے اکبر بادشاہ کے روبرو خواجہ صاحب کی اولاد ہونیکا دعوی کیا اسکی تحقیقات ہو کر دعوی خارج ہوا ۔ لوگون نے حسب صلاح مشایخان فتحپور سیکری کے گواہی دی کہ یہہ اولاد خواجہ صاحب کی نہین ہین ۔ قاضی القضات اور صدر اعظم نے محضر لکہدیا کہ یہ اولاد خواجہ صاحب کی نہین ۔ شیخ حسین بکر کے قلعہ مین قید کئے گئے

اکبر بادشاہ کی والدہ نے شیخ حسین کی سفارش کی مگر سفارش قبول نہ ہوئی۔ مصنف کتاب درگاہ خواجہ صاحب کے متولی مقرر ہونے کی نہایت ارزومند تھے +

ترجمہ خلاصہ اردو ضروری	انتخاب اصل کتاب منتخب التواریخ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور صاحب ۱۲۸۴ھ
آٹھویں جمادی اول سنہ ۹۶۹ نوسو انہتر میں اکبر نے حضرت معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز کی زیارت کے لیے اجمیر کا قصد کیا اور وہاں کے مجاوروں کو بہت سے انعامات دیئے +	**صفحہ ۱۴۷** بتاریخ ہشتم جمید الاول سنہ ۹۶۹ تسع و ستین و تسعمائۃ بعزم زیارت مرقد متبرک قطب المشائخ و اولیا خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز متوجہ شدند و انعامات و خیرات بمجاوران انجا دادند + **صفحہ ۱۶۷** بجہت ایفای نذر آن راہ را پیادہ طی کردہ بتاریخ یکشنبہ ہفتم ماہ رمضان باجمیر رسیدہ بزیارت مزار متبرک فایض الانوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز نمودہ در صدقات و مبرات و خیرات افزودہ و دہ روز پاے در رکاب دولت آوردند + **صفحہ ۱۶۸** و خود جریدہ بایلغار بزیارت مزار منائر الانوار حضرت خواجہ اجمیری عازم شدند **صفحہ ۱۷۳** و روز جمعہ دوازدہم شہر شعبان بموجب نذری کہ بجہت شکرانہ طلوع این کوکب اقبال فرمودہ بودند از آگرہ پیادہ بجانب اجمیر روان شدند و ہر روز شش ہفت کروہ راہ طی میکردند و بعد از اتمام مراسم زیارت مراجعت نمودہ در ماہ رمضان المبارک ظاہر دہلی را معسکر ساختند و چندروز بزیارت اولیاء اللہ پرداختہ و از آب جون گذشتہ شکار افگنان بدار الخلافت نزول فرمودند + **صفحہ ۱۷۶**

و بتاریخ بستم ربیع الآخر این سال از فتحپور بعد از آنکه دوازده روز توقف نموده بودند از برای ایفای نذر متوجه باجمیر شدند و بر دور آن خطهٔ پایه
طرح انداخته و عمارت عالیه بامرا عظام حاکم شد در روز جمعه چهارم جمادی الآخر
از انجا کوچ نموده در عرض دوازده روز به بلدهٔ ناگور رسیدند +

صفحه ۱۷۷

و از راه حصار فیروزه باز متوجه حضرت اجمیر گشتند و از آنجا بکوچ
متواتر بفتحپور نزول واقع شد +

صفحه ۱۷۹

و بتاریخ بستم صفر از پای تخت نهضت فرمودند و در پانزدهم شهر ربیع الاول
بلدهٔ اجمیر مقر موکب سلطنت گشت و بزیارت روضهٔ مقدسهٔ سر دفتر سلسلهٔ
چشتیه حضرت معین الدین قدس الله سره و اسرارهم روز دیگر بطواف میر زا امیر
سید حسین خنگ سوار که این بیت در شان ایشان گفته اند بیت شکر
الله که بدل تافته انوار جلی + از حسین بن علی ابن حسین بن علی + و بالای
کوه متوجه شد و میر محمد کلان را با ده هزار سوار بر سم هراول پیشتر روانه
گردانیدند و بکوچ متواتر در نهم ماه جمادی الاول بناگور رسیدند و در شب چهار شنبه
دوم ماه جمادی الاول در اجمیر بخانهٔ شیخ دانیال نام مجاوری صالح تولد
شاهزاده صاحب اقبال دانیال واقع شده و این مژده در دو منزلی ناگور
بشاهنشاه رسید و بتقریب شیخ دانیال مذکور این نام نهادند +

صفحه ۱۸۰

و در روز یکشنبه تاریخ بست و چهارم ربیع الثانی بر بختیان تیز رفتار باد کردار
سوار شده براه پیاده رو توده روان شدند و صد کروه راه در دو روز نمودند و
شب شنبه در اجمیر بمزار متبرک فائض الانوار علی ساکنها السلام من الله الجبار
رسیده و شرف زیارت آن مرقد منور دریافته آخر همین روز روی براه نهادند

صفحہ ۲۷۶

بیسوین ربیع الآخر کو اسی سن
پوری کرنیکے لیے اجمیر کا ارادہ
کیا اور وہان ایک قلعے کی بنیاد
ڈالی اور امیرون نے حسب الحکم
وہان بڑی بڑی عمارتین
بنوائین جمعہ کے روز چوتھی
جمادی الآخر کو وہان سے
کوچ کرکے بارہ روز کے
عرصہ مین ناگور مین پہونچا

بیسوین ماہ صفر کو آگرہ سے
کوچ کیا پندرہوین ربیع الاول
اجمیر مین پہونچا اور حضرت
خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ
علیہ کے مزار مبارک کی زیارت
سے مشرف ہوا دوسرے روز
میر سید حسین خنگ سوار کی
زیارت کو گیا اسی روز
میر محمد خان کلان کو معہ
دس ہزار سوار کے بطور ہراول
کے آگے کو روانہ کیا پھر وہان
سے متواتر کوچ کرتا ہوا
نوین جمادی الاول کو ناگور
مین پہونچا اجمیر مین دوسری
جمادی الاول کو شیخ دانیال
نامی ایک مجاور کے مکان میں ایک
شاہزادہ پیدا ہوا اکبر کو
ناگور سے دو منزل پر یہ
خوشخبری پہونچی بہت خوش
ہو کر اس شہزادہ کا نام
بھی دانیال رکھا +

صفحه ۱۸۹

و کارزاری رفت که از دار فرودن و عصله یادگار ماند و شاهنشاهی هراول را
آبیاری دیده و سوزن یا معین که دران زمان وردزبان بود انداخته گرانکاه
گشتند و صف اعدا را پریشان ساخته زیر و زبر گردانیدند +

صفحه ۱۹۰

و سوم جمیدالثانی باجمیر رسیدند +

صفحه ایضاً

و شانزدهم شوال این سال بجهت استمداد بتسخیر بنگاله عازم زیارت اجمیر شدند و در موضع ابر
که چهار کروهی فتحپور است خدمت ارشاد پناهی ولایت دستگاهی خواجه عبدالشهید نبیره خواجه
احرار قدس الله سره بجهت اخلاص میرزا اشرف الدین حسین آمده شفاعت نمودند و بدرجه
قبول افتاد و اگرچه مراسم تعظیم و تکریم و لوازم اکرام و احترام فروگذاشتی واقع نشد و بالفاظ
هم خواندند اما رنجشی باقی بود کوفته خاطر وداع نمودند و از هفت کروهی اجمیر پیاده بتاریخ
دوازدهم ذیقعده بزیارت متبرکه مشرف گشتند و در هفدهم این ماه تحویل آفتاب جهانتاب که
نیر اعظم و نوربخش عالم است در برج حمل واقع شد ۵ جرم خورشید چو از حوت درآید بحمل +
اشهب روز کند ادهم شب را ارجل + و بموجب تعظیم این روز که هر سال عید است بعیش و خرمی
میگذرانید بدستور سالهای پیشین جشن عالی ترتیب داده مقدار یک لک روپیه بهر صنفی از
حضار مجلس بخشیدند و بیست و سیوم ماه ذیقعده از شهر اجمیر که بلدۀ طیبه در یک هفته
درشان آن واقع است نهضت نموده و در پایتخت رسیده +

صفحه ۱۹۱

باعث بران این بود که چون هر سال از غایت اعتقاد رفتن باجمیر لازم ساخته
بودند بنابران از آگره تا بالمقصد در هر منزل محلی تعمیر فرموده بودند و در
هر کروهی یک مناره و چاهی ساختند و چند هزار شاخ آهو که در مدت عمر شکار کرده بودند
بر سر مناره گرفتند تا یادگار در عالم بماند و مثل شاخ تاریخ یافتند +

چونکہ اکبر نے فرط اعتقاد سے ہر سال اجمیر کا جانا لازم کر لیا تھا اس لیے آگرہ سے اجمیر تک ہر منزل پر ایک محل تیار کرایا اور ہر کوس پر ایک مینارہ اور کنواں بنوایا اور ہزاروں سینگ جو اکبر نے مدت العمر میں شکار کیے تھے ان میناروں پر لگوا

صفحہ ۱۹۹

در اوائل شعبان المعظم از دہلی متوجہ اجمیر شدند و در منزل نارنول حسین قلیخان خانجہان
بتہنیت آمد و خان اعظم با یلغار از احمدآباد رسید و در اوائل رمضان المبارک بہفت
کروہی اجمیر رسیدہ بدستور سابق پیادہ بزیارت شتافتہ یک جفت نقارۂ داود کہ نذر
نقارخانہ حضرت معینیہ قدس اللہ سرہ العزیز کردہ بودند گذرانیدند و ہر روز بدستور
معہود در آن روضۂ مقدسہ بصحبت اہل اللہ و علما و صلحا و اشتغال مجلس سماع و صفا
منعقد میشد و اہل نغمہ و ساز کہ ہر کدام در وادی خویش بیہمتا بود ناخن بر رگ دل
زدہ و بآواز حزین مسخر اشیدند و درہم و دینار چون قطرات امطار در بارش بود +

صفحہ ۲۰۰

بعد از مراجعت از سفر اجمیر در ماہ ذیقعدہ سنہ ۹۸۲ اثنی و ثمانین و تسعمائہ عبادتخانہ
مشتمل بر چہار ایوان نزدیک بخانقاہ جدید فتحپور واقع شد +

صفحہ ۲۰۰ و ۲۰۱

سنہ ۹۸۳ نہصد و ہشتاد و سہ عمارت عبادتخانہ اتمام یافت و منشاء تعمیر این آن
بود کہ چون درین چند سال فتوحات عظیمہ غریبہ پی در پی روی نمود و
دائرہ مملکت روز بروز وسعت پیدا کرد و کارہا برونق مراد گشت و مخالفی
در جہان نماند و آشنائی بفقرا و مجاوران آستان رفیع الشان حضرت معینیہ قدس اللہ
سرہ بہم رسانیدہ اکثر اوقات بمباحثہ قال اللہ و قال الرسول پی در پی گذشت و سخنان
تصوف و تذکرہ علمی و تحقیقی مسائل حکمی و فقہی و غیر آن مصروف میشد و شبہا بذکر خدای عز و جل
مشغول باہم یا ہو و یا ہادی کہ ملقن بآن شدہ بودند یافت و تعظیم منعم حقیقی در دل
قرار گرفت بجہت ادای شکرانہ بعضی از ان صبحہا طریق نیاز مندی و دردمندی
تنہا بر تختہ سنگی از حجرۂ کہنہ کہ در جوار محلہای پادشاہی از آبادانی بیکسو افتادہ
بود نشستہ بمراقبہ مشغول میشد و فیض سحرہا میبردند +

صفحہ ۲۰۱

یادگار کے نصف کے ادھے مثل
شاخ اسکی تاریخ ہولی +

ابتدائی شعبان مین اکبر دہلی سے
اجمیر کیطرف متوجہ ہوا جب
نارنول مین منزل ہوئی تو
حسین قلیخان خانجہانکی تہنیت
کے لئے آیا انہین دنون مین خان
اعظم بھی احمدآباد سے جلد جلد
کوچ کرکے ملازمت مین حاضر ہوا
بعد ازان اکبر وہان سے کوچ کرکے
شروع ماہ رمضان المبارک مین
اجمیر کی قریب پہونچا اور سات
کوس سے پیادہ پا جاکر اس خواجہ
بزرگوار کی زیارت سے مشرف ہوا
اور ایک جوڑی نقارہ داود کی
جو اکبر نے اس درگاہ کے نقارخانہ
کے نذر کے لئے رکھی تھی وہان داخل
کی اور بدستور سابق ہر روز
روضہ منورہ کی زیارت کے لئے
جاتا تھا اور راتون فقرا اور علما
اور صلحا سے صحبت رکھتا تھا اور
وجد و سماع کی مجلسین منعقد ہوا
کرتی تہین اور جو لوگ فن
موسیقی مین بڑے کامل تھے وہ
وہان گایا کرتے تہے اور انکو شہنشاہ
سے انعامات عطا ہوا کرتے
تہے +

حضور اکبر بادشاہ کی ملاقات
ساتھ مجاوران آستان حضرت
خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ
عنہ کی ہوگئی تہی اسواسطے
اکثر اوقات عبادتخانہ نو تعمیر
مین صحبت قال اللہ و قال الرسول
کی رہتی تہی +

و هر شب جمعه طائفه سادات و مشایخ و علما و امراء را حضار میفرمودند و
چون بر نشستن و تقدیم و تاخیر ازین جماعه ظاهر شد مقرر ساختند که امرا بجانب
شرقی و سادات در غربی و علما در جنوبی و مشایخ در شمالی بنشینند و خود
نوبت بنوبت دران صفوف آمده و صحبت بآن جماعت داشته تحقیق مقاصد
مینمودند و انواع خوشنودی بکار میبردند و زر بشما باهل استحقاق که بوسیله
مقربان در آنجا میتوانستند رسید فراخور همت و قابلیت می بخشیدند +

صفحه ۲۱۰

و در هفدهم ذیقعده این سال سفر اجمیر واقع شد و از یکمنزلی بدستور معهود
پیاده رفته زیارت مزار متبرکه کردند و در نهم اینماه تحویل حمل واقع شد +

صفحه ۲۱۱

و هم در اجمیر خبر آمد که خانجهان چون بگرهی رسیده با افغانان داود جنگی
عظیم کرده فتح نمود و اوائل محرم المکرم ۹۸۴ اربع و ثمانین و تسعمائه مانسنگه ولد
بهگوانداس را در آوردن روضه حضرت معینیه علی ساکنها التحیة برده خلوت
ساخته و استمداد نموده خلعت و اسپ با سائر لوازم بخشیده رخصت بجانب
دار الحرب کوکنده و کونبهلمیر که تعلق برانا کنگا داشت فرمودند +

صفحه ۲۱۵

بیست و سیوم جمادی الثانی متوجه اجمیر شدند و ششم ماه رجب که روز
عرس خواجه قدس الله سره العزیز باشد بانجا رسید +

صفحه ۲۲۰ و ۲۲۱

و در غره رجب از کشتی بحر بر آمده در کشتی بزرگ که عبارت از بادیائی نامور
نوردیانت سوار گشته +

صفحه ۲۲۳

و درین سال شاهزاده دانیال را با شیخ سیفی که نسبت اخوندی داشت و شیخ

جمال بختیار و جمعی از نزدیکان با جمیر فرستادند و مبلغ بست و پنجهزار روپیه بجهت فقرای آن دیار دادند +

صفحه ۲۷۵

و در روز شرف آفتاب خطاب بصدر جهان بی آنکه کسی بعرض رسانیده باشد فرمودند که اگر فلانی را تولیت روضهٔ منوره حضرت خواجه اجمیری که متولی ندارد منصوب سازیم چون است گفت خوب است و تا مدت دو سه ماه در خدمت دربار باسید خلاصی ازین سرگردانیها تکسه دو لبسیار نمودم و فضلی چند و آیه العرض هم نوشتم و موقوف بر جواب مانده بود +

صفحه ۲۷۵

و در شب سلخ رمضان المبارک این سال چون صدر جهان بعرض رسانید که درباب رخصت فلانی چه حکم میشود فرمودند اینجا کارها دارد و گاهی گاهی باو خدمتی میفرمائیم دیگری را پیدا سازید و علم حق سبحانه و تعالی و اراده لوعز شانه باین معنی تعلق نگرفت نمیدانم که مصلحت درین در بدر و سگ مگسی نمودن چه باشد

صفحه ایضاً

مقارن این احوال روزی شیخ ابو الفضل بحضور فقیر فرمودند که اگرچه از فلانی خدمت اجمیر هم خوب آید اما چون چیزها را ما و ترجمه میفرمائیم بسیار خوب خاطر خواه ما می نویسد نمیخواهم که از ما جدا باشد +

صفحه ۳۰۸

شیخ حسین

شهرت چنان دارد که از نبائر حضرت قطب المشائخ سلطان الواصلین حضرت خواجه معین الدین چشتی سنجری است قدس سره اما چون بادشاه را داد اهل جهان اعتقاد بحضرت خواجه اجمیر است باو انکاری دست داد معاندان براه نمونی بعضی

ایسا مشہور ہے کہ شیخ حسین نبیرۂ حضرت خواجہ صاحب سے ہے۔ مگر اکبر بادشاہ

مشایخ فتحپوری که ایشان نیز در استیصال نهال ابنای حسن مساعی جمیل بلیغ فرموده اند
جزاهم الله بر نفی نسبتش ادای شهادت نموده گفتند که از خواجه عقب نمانده
و در پیشاب صدور و قضات نیز موجب زمانه سازی **مصرع والدهر**
الوبغلن فی ثبابه محضر نوشتند و آن تولیت موروثی چندین ساله
بدیگران تفویض یافت و شیخ چون دستگاهی عظیم داشت و در انصوبه بادشاهانه
زندگانی میکرد و سوانح دیگر علاوهٔ آن شد غیرت اولو الامری تاب نیاورده او را
حکم اخراج بجانب مکه معظمه فرمودند تا در سفر بانسوا الا رخصت گرفت و بزیارت
حج اسلام فائز گردیده باز آمد روزیکه از فتحپور برآمده توجه بکابل بر سر محمد حکیم
روانه شدند شیخ از سفر حجاز آمده ملازمت نمود و شرایط ادابی که نو ندیمان
نو مسلم و نو مریدان نو دولت حالا قرار داده اند از و بوقوع نیامد بعد از اطلاع
وصفحه احوال خطوط بیتابی او معنی بی اخلاصی بزعم خود مشاهده نموده حکم
حبس در قلعه بکر فرمودند و چند سال آنجا بسر برد تا در سنه اثنی و الف بسعی
مقربان حضرت شیخ را حکم طلب از بکر شد و چون همراه بعضی محبوسان مثل شیخ کمال
بیابانی قلاب که شمه ذکرش بالا مذکور گشت و قاضیان فتحپور که بسعی شیخ ابراهیم
چشتی تا چهارده سال آنجا محبوس بودند و بوسیله میرزا نظام الدین احمد فرمان
بنام ایشان رفته بود آمده کورنش نموده سجده نا کردند و حکم با خلاص ایشان صدور
یافت و چون شیخ معمر هفتاد ساله بود و آداب خدمت ملوک طریق ملازمت
ایشان هرگز نورزیده و میانه بوضع قدیم تعظیمی فی الجمله و تسلیمی ناتمامی کرد باز
از و رنجیده و ناخوش آمده حکم بمیرزا فرمودند که فرمان سیصد بیگه زمین مدد معاش
در بکر نوشته او را بار دیگر روانه آنجا سازد بیگم بادشاه والده خلیفه الزمانی اندرون
محل بمقام شفاعت در آمده گفتند که یتیم او و والده پیر فرتوت و از ده اجمیر دور
از برای دیدن فرزند کباب است چه شود اگر او را رخصت وطن فرمایند و هیچ مدد
معاش از شما نمیخواهد قبول نفرموده گفتند که او حسود را آنجا که بود باز گرداند

اسکی اولاد ہونے سے انکار
کیا اور لوگوں نے اور مشایخان
فتحپور نے گواہی دی کہ اسکی
اولاد نہیں ہے۔ اس بات
میں صدر اعظم و قاضی القضات
نے بھی محضر لکھدیا کہ یہہ
اولاد خواجہ صاحب کی
نہیں ہے۔ اور سوانح
دوسرا علاوہ اسکے آ درپیش ہوا
اسواسطے بادشاہ کو اسکی
تاب نہ آئی۔ اور حکم اخراج
کا دیا اور بکر کے قلعہ میں
قید کیا۔ والدہ بادشاہ
محل میں شیخ حسین کی
شفاعت کی اسکی ماں بوڑھی
ہے اجمیر میں اسکے واسطے
تڑپتی ہے اسکو چھوڑ دو
بادشاہ نے فرمایا کہ اجمیر
میں جاکر پھر لوگوں کو
گمراہ کریگا۔

برای خود واحی کند و فتوحات نذر و نیاز لیبار پیش او می آرند و جماعت را
گمراه می سازد غایتش والدهٔ خود را از اجمیر همین جا طلبید و ایمعنی او را بغایت
دشوار تر از رفتن بکربود و شبی که صدر جهان تقریب تسلیم تولیت اجمیر چنانچه
گذشت جامع انتخاب را از نظر گذرانید آن همه را که خود یافته بود ندهم زده و منا
بان امر نداده و خدمت نگاه داشتند و از صدر جهان پرسیدند که آن سیمه
بلوح ساده لوح که عبارت از شیخ حسین باشد کجاست نقیر را یاد و اندم که در
لاهورست و بصدر جهان بمبالغه گفتم که چون من قابل این سعادت نبودم
باری او را متولی آن بلده محفوظ سازند که حق بمرکز قرار یابد از انجا که شان
هندوستانیان تربیت ابناء جنس نیاده است و هیچگاه از یکدیگر سینه صاف
نیستند نه در حق من بیچاره سعی وی مشکور شد و نه درباب شیخ حسین +

صفحه ۳۱۲

میر عبداللطیف در پنجم رجب سنه نهصد و هشتاد و یک در معمورهٔ جنت نشان
فتحپور بدار السلام رحلت انتقال نموده هم جا و دانی و حور و قصور اتصال
یافته بالای قلعه اجمیر در خواجه میر سید حسین خنگ سوار مدفون گشت +

صفحه ۳۲۸

چون بندگان حضرت نسبت شرف آفتاب تقریبی نام کمینه را خود بدولت
بی نهایت کسی بر زبان رانده مرت تولیت خطهٔ عالیهٔ اجمیر **شعر** ذنت تنا
ناظری تلک الخیام + علی سکانها منی سلام فرموده اند هنوز تسلیم
آرزو دارد که اثر این سعادت زود تر از قوه بفعل آمده دل را از آبگینه روزگار
و هوای ناسازگار هر دیار فارغ ساخته برد الیقینی حاصل شود که خسخانه گیتی
چون خس بر خاکستر ما چون سراب نماند و بخت شوریده هر ساعت و هر زمان
باین ترانه در فغان هست **بیت** ای عجب دلتان سیگرفت و نشد جان تان
ملول که زین هواهای غفن زین آبهای ناگوار + همت عالی و توجه اعلی

در پنجاب گماشته درآمد و صوری و معنوی کوشند انشاء الله تعالی رفته
باجمیر تا فته کشمیر وابسته بعلت اینکه هر دو مکان طیب مرکز دایره قطب
جنوبی و شمالی است وجهت جامع بلدهٔ طیبهٔ وایشغفور دارو آب
چشمه جهالره را بغا نچه ایشان درآنجا آب درفتن نوشجان میفرمایند نوشیده
زبان را بزلال شکر و ثنا منعم حقیقی و مجازی وارده

صفحه ۳۲۶
ملک محمود بیارد

بفضائل صوری از علم عربیت و تفسیر و حدیث و جزئیات نظم و نثر فارسی
و کمالات معنوی از صلاح و تقوی و ذوق و حالات آراسته است اصل
از ملوک دیار گجرات است پدر بزرگوار او ملک بیارد نام دارد از نهایت فصاحت
و بلاغت و دانش و خداتت در مجالس بهشت آیئن بشرف همزبانی خلیفه الرحمن
معزز و مباهی بوده آنحضرت را از خود راضی ساخته از کمال رغبتی که بخدمت
اهل حق داشت چندگاهی حسب الحکم بامر جلیل تولیت روضه منبرکه حضرت
قطب الاولیاء الواصلین خواجه معین الدین سنجری چشتی قدس الله سره
موفق بامور و منسوب بود +

کتاب تزک جہانگیری

خلاصہ اس کتاب کا یہی ہی کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب سے نہایت اعتقاد رکہتے تہے۔ شاہزادہ دانیال کے شیخ دانیال مجاور خواجہ صاحب کے گہر پیدا ہونے کی تصدیق لکہی ہے۔ اور جہانگیر بادشاہ تین برس اجمیر مین رہے۔ سوائے خادم صاحبان درگاہ اور خادم صاحبان درگاہ کو نذر نیاز دینے کے دیوان یا اولاد کا کچہہ ذکر انہون نے نہین لکہا حالانکہ بہت چہوٹی چہوٹی باتون کا ذکر اپنے ہاتہہ سے بادشاہ نے تحریر فرمایا ہے۔ ممکن نہین ہے کہ بادشاہ کے نزدیک اولاد ثابت ہوجاتی اور اولاد کا ذکر نہین لکہتے۔ اور تین برس بادشاہ کی اجمیر مین رہنے کی مدت بہی کم نہین ہے۔

ترجمہ اردو کتاب تزک جہانگیری مطبوعہ مطبع نظامی کانپور سنہ ۱۲۸۸ ہجری

صفحہ ۶

اکبر بادشاہ کو جب سنہ ہزار سات مین عاملون کی عرضیون سے معلوم ہوا کہ فتح ملک دکن بے جائے بہے وہان نہ حاصل ہوگی اسواسطے نیک ساعت مین خود اسطرف متوجہ ہوئے اور صوبہ اجمیر کو بنظر تربیت جہانگیر کی جاگیر مین دیا اور راجہ مانسنگہ اور شاہ قلی محرم اور چند بڑے امیر انکو ہمرکاب شہزادے کے کرکر واسطے تنبیہ رانا کے اودیپور کی طرف روانہ کیا اور غرض بادشاہ اکبر کی ہمراہ نہ لیجانے مین شہزادے کے یہہ تہی کہ جو سفر دور و دراز پیش ہے دار السلطنت شہزادے ولیعہد سے خالی نرہے اور فساد رانا بہی اس لشکر شہزادے سے دفع ہوجاوے اور راجہ مانسنگہ کو ہمراہ شہزادہ کے رخصت کیا۔

صفحہ ۲۵

چہارشنبہ کی رات دسوین تاریخ جمادی الاول کی سن نوسو اناسی مین ایک اور لڑکا پیدا ہوا اسکا نام دانیال رکہا چونکہ ولادت اسکی اجمیر مین بیچ گہر ایک مجاور خواجہ بزرگوار کے ہوئی تہی اور نام اس مجاور کا شیخ دانیال تہا اس نسبت اس شہزادہ کا نام دانیال رکہا۔

صفحہ ۲۶

اُن کے صفات اور اخلاق میری باپ کے بیان مین نہین آسکتے اگر کتابین اُنکے حالات اور اخلاق کی بنائی
جاوین تو بھی بلا شبہہ قطع نظر علاقہ فرزندی کے اور پدری کے ہزار سے ایک بیان نہو سکیگا باوجود اس فوج
اور مال اور سامان جاہ و حشمت کے کبھی عاجزی اور نیازمندی مین اللہ تعالی کے آگے قصور نکیا اور ہمیشہ
سب مخلوق سے جانتے رہے اور کبھی یاد الہی سے غافل نہوئے ہر دین اور مذہب کے لوگ اُنکے سایۂ عنایت مین
پرورش پلتے تھے بخلاف اور ولایتون کے کہ شیعہ سوائے ایران اور سُنی بجز ہند و روم و توران کے
نہین آرام پاتا جیسے رحمت الہی عالم و سب کے شامل ہے کہ ہر گروہ اور ہر مذہب اس سے فرحت پاتا
ہے اسیطرح سایۂ الہی کو چاہیئے کہ پرتو ذات رکھتا ہو اسیلئے ممالک محروسہ مین کہ ہر طرف دریا شور
سے لاحق ہے مختلف دین والے اور برے عقیدے والے رہتے ہین کوئی کسی سے تعرض نہین کرتا سنی
شیعہ ایک مسجد مین اور فرنگی اور یہودی ایک کلیسہ مین عبادت الہی بجا لاتے ہین طریق ایسا صلح کل
کا مقرر فرمایا تھا اور ہر قوم و مذہب کے نیک اور اچھے لوگون سے صحبت اور مجلس فرماتے تھے اور لائق
ہر کسی سے التفات اور عنایت کرتے تھے اکثر ہوتا کہ راتون کو بیدار رہتے اور دن کو کم سوتے چنانچہ
آٹھ پہر مین عادت خواب کی ڈیڑھ پہر سے زیادہ نہ تھی اور رات کے جاگنے کو حاصل عمر کا جانتے تھے
شجاعت اور دلاوری طبیعت اس درجہ مین تھی کہ مست و سرکش ہاتھیون پر سوار ہوتے اور بعضی خونی
ہاتھیون کو کہ اپنی مادہ کو بھی پاس نہ آنے دیتے تھے اور فیلبان اور اپنی مادہ کو مار ڈالتے تھے
اپنا مطیع اور فرمان بردار کر لیتے اور ہوتا تھا فیلبان کو مار کر چھوٹ کر بھاگتا تو جس راہ مین کہ وہ آتا
میری والد دیوار یا درخت پر چڑھکر اللہ تعالی کی عنایت پر تکیہ فرما کر اسپر سوار ہوتے اور بمجرد سوار ہونے کے
اُسکو مطیع کر لیتے کئی بار یہہ حال دیکھا۔

صفحہ ۹۰

مضمون اور اختر شناسون نے آج کی رات نیک ساعت واسطے جانے اجمیر کے اختیار کی تھی دو گھڑی
رات گئے دوشنبہ دوسری شعبان کو مطابق شہریور کے ساتھ فیروزی اور اقبال کے بارادہ اجمیر
دار الخلافہ آگرہ سے باہر آیا اور اس عزمت مین دو چیزین منظور خاطر تھین اول زیارت روضہ
منورہ خواجہ حضرت معین الدین چشتی کہ برکتون روح اُنکی سے کتنا تیغ عظیم اس دودمان اقبال
پہونچی ہین اور بعد جلوس کے زیارت مرقد بزرگوار کی میسر نہین ہوئی تھی ؂

صفحہ ۱۰۰

روز دوشنبہ پانچوین شوال مطابق چہبیسوین آبان کو ساعت داخل ہونے اجمیر کی قرار پائی تھی صبح کو متوجہ ہوا جب قلعہ و عمارت روضہ حضرت خواجہ بزرگوار ظاہر ہوئی ایک کوس پیادہ پا چلا اور ہر دو جانب راہ پر معتمدان مقرر ہوئے کہ مساکین کو زر دیتے ہوئے چلین چار گھڑی دن چڑھے داخل شہر آبادی ہوئے پانچوین ساعت کو شرف زیارت روضہ متبرکہ کی نصیب ہوئی بعد ازان بطرف دولتخانہ ہمایون متوجہ ہوا اور دوسرے دن حکم دیا کہ تمام خادم شریف روضہ وغیرہ خرد و بزرگ شہری اور گذر نظر سے گذر کر ہر و عطیات و بخشش بیغایات کے ہوئے ساتوین آذر کو بقصد سیر و شکار تالاب پہکر کہ معبد ہنود کا ہے متوجہ ہوئے بعد شکار مرغابی وغیرہ کے اجمیر کو آیا +

صفحہ ۱۰۰

اور لکہا گیا کہ مقصد اصلی اس قصد سے بجز زیارت حضرت خواجہ صاحب کے سرانجام مہم رانا مقہور کا تہا اسلیئے دل مین آیا کہ یہان ٹہیرون اور فرزند بابا خورم کو اسطرف روانہ کردن +

صفحہ ۱۰۰

اور ایک دیگ کلان کیرا باد سے طیار کرا کر روضہ متبرکہ خواجہ صاحب مین لا کر چہڑوائی اور طعام واسطے مساکین اور فقراء کے پکوا کر پانصد وغیرہ دیگر رخصت کیا اور پانچہزار آدمی اس دیگ سے شکم سیر ہوئے +

صفحہ ۱۰۱

اسلام خان حاکم بنگالہ نے اندنون مین ساتہہ منصب شش ہزاری ذات اور سوار کے سرفرازی پائی اور ساتہہ مکرم خان پسر معظم خان کے علم مرحمت ہوا دسوین محرم کو اجمیر سے شکار کہیلتا باہر گیا اور بیس دن مین لوٹ کر داخل شہر ہوا +

صفحہ ۱۰۱

نوین صفر کو بعد نصف شب کے جمعہ سے آفتاب نے برج حمل مین کہ خانہ شرف اسکا ہے نقل کیا اسکی فجر کو کہ غرہ ماہ فیروزی تہا مجلس نوروزی کہ خطۂ دلپذیر اجمیر مین آراستہ ہوئی +

صفحہ ۱۰۴

اور شب پنجشنبہ کو کہ غرہ خورداد تہا مینے واسطے شکار شیر کے پہاڑ کیطرف توجہ کی اور جمعہ کے دن دو شیر بندوق سے مارے اور وہین سُنا کہ نقیب خان راہی ملک بقا ہوا خان مذکور قوم سادات قزوین سے ہے اور اوسکے وال میر عبداللطیف کی قبر اجمیر مین ہے بارہ دن مین بیاری تپ سے وفات کی پیا بر فرا اُسکی بیوی کے اندر روضہ متبرکہ حضرت خواجہ بزرگوار کے دفن کیا +

صفحہ ۱۰۵

قریب شہر اجمیر کے ایک درہ عمدہ ہے اُسمین چشمہ شیرین ظاہر ہوا کہ اجمیر کے سب پانیون سے بہتر اور عمدہ ہے یہہ درہ اور چشمہ دونو ساتہہ نام حافظ جمال سے مشہور ہین جبمین وہان گیا تو حکم کیا مکان لایق اُسجگہہ کے بناوین ایکسال مین وہ عمارت ایسی عمدہ بنی کہ لوگ اور جگہہ ویسی عمارت بیان نہین کرتے معمارون نے ایک بڑا حوض وہان بنایا اور اُس پانی کو فوارے سے حوض مین ڈالا فوارہ بارہ گز اُٹھتا ہے اور وہ حوض چہل در چہل گز ہے اور ایک حوض کے کنارے ایک دالان عمدہ ہے اسیطرح اُسکے اوپر درجہ مین عمدہ مکانات بنائے ہین مینے اپنے نام کی نسبت اُسکا نام چشمہ نور رکہا اُس چشمہ مین فقط یہی عیب ہے کہ درمیان شہر یا بر سر شاہراہ نہین اکثر جمعرات اور جمعہ کو وہین رہتا ہون حسب مرضی میرے شاعرون نے اُسکی تاریخ کہی سعیدای گیلانی زرگر بیشی نے اس عمدہ مصرع مین خوب تاریخ نکالی ہے **مصرعہ** محل شاہ نورالدین جہانگیر مینے حکم کیا کہ اُسکو لوح سنگین پر لکہکر اُسکے اوپر لگاوین +

صفحہ ۱۰۶

آخر اس ماہ مین باہر اجمیر کے شکار مین مشغول تہا،

غرض کہ مین تیسری اسفندیار کو شکار سے لوٹکر اجمیر شریف مین آیا ان سولہ دنون کے شکار مین ایک شیر لی معہ تین بچون کے اور تیرہ[۱۳] نیل گاو شکار ہوئی تہی فرزند نامدار سلطان خورم دسوین تاریخ مذکور کے قریب اجمیر شریف سے موضع دیورانی مین آکر مقام گزین ہوئے مینے سب امیرون کو حکم دیا کہ استقبال کو جاوین ہر ایک نے حسب طاقت پیشکش گذرانی اور یکشنبہ کو گیارہوین تاریخ شاہزادہ بلند اقبال میری ملازمت سے مشرف ہوا اور اُسکے دوسرے دن شاہزادہ

نے سب لشکر ہمراہی اپنا خوب سامان سے آراستہ کر کر اجمیر مین آیا اور داخل دولتخانہ خاص مین ہوا اور بعد دو پہر کے میری ملازمت حاصل کی بعد تسلیم اور کورنش کے ایکہزار اشرفی اور دو ہزار روپیہ بطریق نذر اور ہزار اشرفی اور دو ہزار روپیہ بطریق تصدق پیش کئے مینے اُس نور چشم کو قریب بلا کر بغل مین لیا اور پیشانی پر بوسہ دیکر عنایت شاہی سے مخصوص کیا +

صفحہ ١٠٩

بعد انہین دنون اطراف چشمۂ نور مین ایک شکار ہوا .

صفحہ ١١٥

اور شب یکشنبہ کو کہ عرس خواجہ بزرگوار کا تہا اسواسطے مین روضۂ مبارک مین آکر نصف شب تک رہا صوفیون کو وہان حال آیا مینے فقرا اور خادمون کو اپنے ہاتہہ سے چہہ روپیہ نقد اور سو کرتے تقسیم کئے اور ستر تسبیح مروارید و مرجان و کہربا کی فقرا کو دین +

صفحہ ١٢٣

اور انہین دنون اللہ کی عنایت سے فرزند خورم نے بعد فتح رانا کے اجمیر مین آکر مجکو ایک لعل آبدار ساٹہہ ہزار روپیہ قیمت کا نذر کیا تہا +

صفحہ ١٢٥

واسطے نکلنے بعض کاردن کے خیال تہا مینے ایک سنہری کٹہرا طلائی واسطے مرقد یعنی قبر منورہ خواجہ بزرگوار کے بنائی تاریخ ٢٧- اس مہینے کو اتمام پایا فرمایا مینے کہ لیجا کر وہان کہڑی کرین ایک لاکہہ دس ہزار روپیہ مین تمام ہوئی تہی +

صفحہ ١٣٠

دن شنبہ غرۂ ذیقعدہ کو مطابق ١٢ . ماہ آبان کے پیچہے اُسکے کہ پانچ گہڑی دن گذرا اجمیر سے اور ساتہہ قصد دکہن کے اجمیر سے او پر رتہہ فرنگی کے کہ چہار گہوڑے جوتے جاتے سوار ہو کر آیا -

صفحہ ١٣٠

تین برس پانچ دن کم اجمیر تو قف کیا آیا دیہہ اجمیر کو کہ جگہہ مقبرہ قبر کی خواجہ بزرگوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ تعالی کی ہے اقلیم دوسری سے جانتے ہین ہوا

اُسکی اعتدال جہت مشرق اُسکا دارالخلافت آگرہ ہے شمال اُسکا قصبات دہلی جنوب اُسکا صوبۂ گجرات ہے اور مغرب اُسکا ملتان ہے اور دریا پورھگیدہ اس ولایت کی تمام ریگستان ہے آب وشواری سے زمین سے نکلتا ہے اور مدار اُسکی کھیتی کا باران پر ہے جاڑہ معتدل تمام ہوتا ہے اور گرمی اُسکی آگرہ سے ملایم تر ہے اس صوبہ سے ۸۶ ہزار سوار اور تین لاکھہ چار ہزار پیادہ وراجپوت وقت لڑائی کے نکلتے ہین اس آبادی مین دو تال کلان واقع ہین ایک نیل تال اور دوسرا کو تل تال ساگر کہتے ہین نیل تال خراب ہے اور بند اُسکا کھلا ہوا ہے آل اُندنون مین حکم کیا مینے کہ اُسکو بند کر دوا ور آنا ساگر کو رہنے دو کسواسطے کہ رایات اقبال کا نزول چند مدت سے اُسپر ہوا یہہ راج ہے تال مذکور ڈیرہ کوس اور پانچ طناب ہے بیچ ایام قیام کے نو مرتبہ زیارت روضۂ منورہ مقدس حضرت خواجہ خواجگان بزرگوار جناب معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ کی مینے اور پندرہ مرتبہ تال پہکر کو گیا اور آٹھہ مرتبہ چشمۂ نور کے دیکھنے کو گیا پچاس مرتبہ شیر کے شکار کو گیا مین پندرہ شیر اور ایک چیتہ اور ایک سیاہ گوش اور ستر نیل گاؤ اور بھینس گوزن یعنی بارہ سنگے اور نوسے ہرن اور اسی تمکو یعنی بدجانور اور تین سو چالیس مرغابی شکار کئے مینے مقام دیورالی مین سات مقام ہوے

صفحہ ۱۸۷

جب اجمیر شریف مین پہونچے تو راجہ کشن سنگہ پسر راجہ بہیم سنگہ مع پانسو سوار کے ہمرکاب آیا تھا اجل طبعی سے مرگیا اور اُسکے ہمراہی متفرق ہوگئے فقط پانسو سوار بہزار پریشانی ہمراہی ہمن رہے اسواسطے یہہ صلاح کی کہ کچھہ دنون پٹنہ مین جاکر گذر کرین اس ارادہ پر اجمیر سے ناگور اور ناگور سے جودھپور مین آئے۔

صفحہ ۱۹۸

سترھوین جمادی الاوّل کو موکب جاہ وجلال دارالبرکت اجمیر شریف مین خیمہ زن ہوئے بعد فرصت آپ مین چند و بزرگوار خود روضۂ منورہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ مین پیادہ پا جا کر زیارت مزار انور سے مشرف ہوئے اور انواع واقسام کی خیرات اور مبرات سے دامن تمنا مساکین وفقرا کے بہرے اور ایک مسجد عالی سنگ مرمر کی بنا قایم کر کے کاریگران دانا کو

کو حکم ہوا کہ بہت جلد تیار کرین اور صوبۂ اجمیر معہ پرگنات اُس نواح کے حسب خواہش سپہ سالار
مہابت خان خانخانان کو جاگیر مین مرحمت فرماکر عازم دارالخلافت اکبراباد ہوئے راہ مین
خان عالم اور مظفر خان ماموری و بہادر خان اُزبک و راجہ جیسنگہ و ایرائے سنگہ دکن
و راجہ بہارت بندیلہ و سید بہوکارین اور اکثر خدام درگاہ شرف یاب ملازمت ہوئے شنبہ
۲۶ جمادی الاوّل بلغ نورجہان واقع سواد دارالخلافت اکبراباد مین نزول اجلال فرمایا

کتاب اقبال نامہ جہانگیری

خلاصہ اس کتاب کا یہہ ہے کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کئی بار خواجہ صاحب کی زیارت کیواسطے اجمیر پیادہ پا آئے اور خواجہ صاحب سے نہایت اعتقاد رکھتے تہے۔ انہوں نے جو اجمیر مین خواجہ صاحب کی اولاد کی تحقیقات کرائی تو شیخ حسین مورث دیوان حال کا دعوی اولاد کا بے اصل نکلا اور خادم صاحبان درگاہ شریف کا بیان صحیح ٹہیرا کہ یہہ اولاد خواجہ صاحب کی نہیں ہین اور جتنی دفعہ آئے خادمونکو نذر نیاز دی۔ ناگور کیطرف تشریف لیگئے تو بادشاہ بیگم کو دانیال مجاور کے گہر چہوڑ گئے کہ انکے مکان مین شاہزادہ دانیال پیدا ہوئے انکے نام پر شاہزادہ کا نام رکہا گیا۔ شیخ حسین مورث دیوان حال کا جہگڑا ۲۳ سال بادشاہ کے روبرو رہا اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ شیخ حسین اولاد دختری خواجہ صاحب سے ہونیکے دعوی دار تہے نہ اولاد ذکور سے ہونیکے جیسا کہ حال مین دیوان اپنے آپکو بیان کرتے ہین یہہ دعوی تحقیقات کے خلاف تو ہے ہے مورث کے دعوی اور بیان کے خلاف ہے کیونکہ انکے مورث شیخ حسین خواجہ صاحب کی دختری اولاد سے اپنا ہونا بیان کرتے تہے یہ اولاد ذکور سے کہتے تہے

خلاصہ ترجمہ اردو	انتخاب کتاب اقبال نامہ جہانگیری مطبوعہ مطبع منشی نولکشور لکہنو سنہ ۱۲۸۶
	صفحہ ۲۳۸ پیادہ رفتن خاقان گیتی ستان از آگرہ بزیارت روضۂ فیض اساس خواجہ معین الحق قدس سرہ العزیز در آن زمان کہ خاقان مملکت ستان جہانبانی جانشین خلف بود ہموارہ بجہت طلوع کوکب مراد از مطلع سعی مواطن برگزیدہ ہای درگاہ صمدیت استمداد ہمت میفرمود با جان بخش جہان آفرین عہد شدہ بود کہ چون شاہد مقصود از نہان خانۂ امید در جلوہ گاہ شہود نشیند شکر این موہبت عظمی از دار الخلافت آگرہ پیادہ تا اجمیر شتافتہ بزیارت روضۂ خواجہ معین الدین

چشتی قدس الله سره العزیز ادای عبادت و ادراک سعادت فرمایند بنابر آن
نذر روز جمعه دهم آبان ماه الهی موافق دوازدهم شعبان قدم در شاهراه
همت نهاده مرحله پیمای بادیهٔ شوق گردیدند و مسافت منزل دوازده
کروه قطع شد. روز هفتم بروضهٔ منورهٔ معینیه ورود سعادت اتفاق
افتاد و جبین اخلاص بر آن آستان ملائک مطاف نهاده مراسم زیارت و لوازم
عبادت بتقدیم رسانیدند و بعد از فراغ زیارت بخیرات و مبرات پرداخته معتکفان
حواشی آن روضهٔ قدسیه و سایر مستحقان را بترشحات سحاب مکرمت سیراب امید
گردانیدند و چون هر ساله مبلغی گرانمند برسم نذورات مقرر بود که از خزانهٔ عامره
باهل متولیان آن روضهٔ قدسیه شود و در ضمن بعرض رسید که جمعی که بمنصب
تولیت شریف اختصاص دارند خصوص شیخ حسین که دعوی فرزندی آنحضرت
مینماید اکثر آن مبلغ را متصرف شده بفقرا و مساکین چنانچه باید نمی پردازد و
معهذا بپایهٔ تحقیق رسید که دعوی فرزندی نیز اصلی ندارد و لاجرم تولیت آن
آستان آسمان رفعت بشیخ محمد بخاری که از اکابر سادات هندوستان
بنیک ذاتی و خوش صفاتی آراستگی داشت تفویض یافت که در ترویج
ماثر آن بقعهٔ متبرکه و تعمیر بنای خیر و اجرای وظایف و مراعات خاطر
متوطنین و تیمار حال فقرا و مساکین مساعی جمیله بتقدیم رساند و دل
… خیر اشاعت [illegible] … بدار الخلافت دهلی انعطاف یافته
بزیارت مراقد اولیای نظام و مشایخ کرام که در آن سعادت آسوده
اند فرموده متوجه دار السلطنت آگره شوند.

صفحه ۲۴۳

وارد دوسی گیهان پوری کوچ بکوچ متوجه اجمیر شد. روز شنبه یازدهم ام
غره ربیع الاول بخطهٔ فیض اساس نزول موکب عالی اتفاق افتاد
و بعد از مراسم زیارت و لوازم خیرات و مبرات استمداد همت از باطن قدسی مواطن

۱۲ شعبان کو حضرت اکبر شاہ
زیارت کے واسطے روانہ
ہوئے ۷ دن مین اجمیر پہنچے
اور مراسم زیارت کے ادا
کرکے حقداروں کو بہت کچھ دیا
کہ آسودہ ہو گئے۔

ہر سال بہت روپیہ برسم نذر
اکبر بادشاہ اجمیر بھیجتے تھے
کہ یہاں کے لوگوں کو تقسیم
ہوتے ہیں جب یہاں آئے
تو معلوم ہوا کہ شیخ حسین جو
دعوی اولاد حضرت خواجہ
صاحب کا کرتا ہے بہت سا
روپیہ انہیں سے کہا جاتا
ہے اور جب تحقیقات کی تو
معلوم ہوا کہ اسکا اولاد کا
دعوی بھی کچھ اصل نہیں
رکھتا ہے۔ اسواسطے اسکو
تولیت سے موقوف کرکے
شیخ محمد بخاری کو اسکی جگہ
مقرر کیا کہ وہ وظیفہ جاری
کرے اور مستحق کی رعایت
کرے اور فقیروں اور مسکینوں
کی خبرگیری مین نہایت کوشش
کرتا ہے

آن برگزیدهٔ درگاه صمدیت نموده عنان عزیمت بمستقر خلافت انعطاف یافت۔

صفحه ۲۴۴ تا ۲۴۵

ز خود بسعادت روز دوشنبه نوزدهم شهریور ماه الٰهی موافق بیست و دوم ربیع الثانی پای دولت در رکاب جهان ستانی آورده از خطهٔ فیض ساس اجمیر متوجه به تسخیر گجرات شدند چون موکب اقبال بحوالی ناگور رسید نوید ولادت فرزند سعادت پیوند که در معنی اشارت فتح فیروزی بود مسرت افزای خاطر اولیای دولت گردید **ولادت شاهزاده دانیال** چون موکب جهان گشا از اجمیر نهضت اقبال فرموده یکی از پردگیان سرادق عصمت را که حامل کوکب دولت بود بنابر تعلق ونقل وحرکت در خانهٔ شیخ دانیال که از منتسبان روضهٔ چشتیه بصلاح ظاهری و صفائی باطنی امتیاز داشت گذاشتند در حوالی ناگور نوید ولادت شهزادهٔ عالی نژاد مسرت افزای خاطر قدسی مظاهر گردید بعد از انقضای چهل و یک دقیقه از شب سه شنبه دهم شهریور ماه الٰهی موافق چهارشنبه دوم جمادی الاول نهصد و هفتاد و نه هجری قدم بعرصهٔ وجود نهاد آن نونهال گلشن خلافت بمناسبت همنامی شیخ دانیال بسلطان دانیال موسوم شد۔

جب حضرت اکبر بادشاہ اجمیر سے ناگور تشریف لیگئے بادشاہ بیگم شیخ دانیال کے گھر میں کہ وہ درگاہ سے متعلق میں سمجھتے تھے اور صلاح ظاہری اور صفائی باطنی کی امتیاز رکھتے تھے چھوڑ گئے پیچھے سے بادشاہ بیگم کے شہزادہ پیدا ہوا شیخ دانیال مجاور کے نام پر شاہزادہ کا نام دانیال رکھا

صفحه ۲۶۱

و در خلال این حال ورود موکب اقبال بدار البرکة اجمیر اتفاق افتاد و بعد از فراغ لوازم زیارت و نیازمندی بخیرات و مبرات پرداخته رایات عزیمت بمستقر خلافت برافراشتند و در ساعت مسعود مختار دار السرور فتحپور بورود موکب مسعود رونق آسمانی یافت۔

صفحه ۲۶۴

و یازدهم روز سه شنبه در خطهٔ فیض اساس اجمیر ورود موکب اقبال اتفاق

افتاد و بعد از فراغ لوازم زیارت و نیازمندی آخرهای روز بر توسن
جهان نورد سوار شده گرم شتافتند +

صفحه ۲۷۱

رایات عزیمت بدار البرکة اجمیر برافراشتند و چون باجمیر نزول بهجت
اتفاق افتاد بروضهٔ علیه خواجه معین الدین چشتی قدس الله سره العزیز
تشریف لوازم زیارت و مراسم داد و دهش بتقدیم رسانیده نقدهای وافر
در دامن محتاجان عرصهٔ خاک ریختند +

صفحه ۲۷۵

توجه اشرف اقدس بزیارت روضه علیه معینیه چون

محاصره قلعه پتنه و تسخیر ولایت شرقیه بانتفاد انجامید و پیشگاه خاطر
قدسی مظاهر چنان پرتو افگند افتتاح عقدهٔ ایمزاد مساعی اولیای دولت
صورت پذیر نیست ناگزیر از ممالک کشا یورش ممالک شرقیه تصمیم
یافت چون عنایات ستوده خصال در تحصیل این قسم مقاصد عالی نخست
از باطن قدسی مواطن بزرگان دین امداد همت فرموده قدم در شاهراه مقصود
می نهند لاجرم روز سه شنبه غره اسفندارمذ ماه الهی موافق شانزدهم شوال
نهضت عالی بصوب اجمیر اتفاق افتاد و در قصبهٔ نوده میرزا کوکه بعد
ایلغار از گجرات رسیده بسعادت استان بوس مفتخر گردید و آنحضرت از
کمال بنده نوازی قدمی چند بجانب میرزا رفته باین مرحمت خاص پایه عزت
او را از همگنان برافراختند و لیلة ۲۶ بست و ششم اسفندارمذ ماه الهی حوالی اجمیر
مخیم بارگاه اقبال شد و روز دیگر از هفت کروهی آن دار البرکة چنانچه رسم
آیین آن شهسوار عرصهٔ صورت و معنی است قدم نیاز سائی را غبار آلوده
نیاز ساخته بزیارت روضهٔ منوره توجه فرمودند و آخرهای روز بان بقعه
عالیه رسیده لوازم زیارت و مراسم نیازمندی بجا آوردند و ارباب احتیاج

سات کوس سے پیادہ پا حضرت اکبر بادشاہ اجمیر آئے اور زیارت کرکے مجاوران درگاہ کو مالا مال کیا

وسائر منسوبان و مجاوران آن سده سدره مقام بر شحات سحاب مکرمت
سیراب امید گردانیدند +

صفحه ۲۸۶

عزیمت طواف مزارات مقدسه دهلی و اجمیر پیش نهاده خاطر حق شناس
گردیده از همان منزل آگره را دست چپ داشته متوجه دار البرکة دهلی
شدند و دران سفر سعادت لوازم زیارت و نیازمندی شعار التعظیم و سعادتمندی
تبقدیم رسانیده و مجاوران آن بقاع مقدسه و سائر محتاجان را به نذورات
و تصدقات بهره ور ساخته بسحاب مکرمت غبار احتیاج از چهره حال
فقرا و مساکین پاک شستند و از راه نارنول بقصد زیارت روضه
معینیه متوجه خطه فیض اساس اجمیر شدند +

ایضاً

حضرت جلال الدین محمد
اکبر بادشاہ غازی اجمیر
آئے اور زیارت کرکے
مجاوروں کو بہت کچھ دیا

و موکب گردون سیر مبارکی و فیروزی بدار البرکة اجمیر نزول اقبال فرمود
و خاقان بحر نوال مراسم زیارت و نیازمندی تبقدیم رسانید و مجاوران
و سائر محتاجان را به انعامات و ادرارات بهره ور گردانید +

ایضاً

حضرت اکبر بادشاہ نے حکم دیا
کہ اجمیر سے آگرہ تک ہر
ایک کوس پر پختہ کوئے اور
ایک منارہ بنادیں اور
شیر ہرن کا سینگ نصب
کردیں -

و حکم شد که از دار البرکة اجمیر تا مستقر سریر خلافت در هر کروهی چاهی پخته
و مناری بجهت علامت کروه اساس نهند و سراپای منار را بشاخهای
آهو که درین راه شکار شده زینت بخشند +

صفحه ۳۰۲

توجه آنحضرت بزیارت روضه معینیه چون قرار داد خاطر سعی ظاهر پیش نهاد
همت عالی آنحضرت آنست که هر ساله بزیارت مزار فائض الانوار حضرت خواجه
معین الدین والحق توجه فرموده از باطن قدسی مواطن آن برگزیده درگاه
ایزدی استمداد همت نمایند و باین وسیله مستحقان و محتاجان و گوشه نشینان

آن بقعهٔ شریف را بر شحات سحاب مکرمت سیراب میگردانند لاجرم

درین هنگام نهضت موکب عالی بدان صوب اتفاق افتاده منزل بمنزل

شکار کنان تشریف برده بمقابلهٔ معهود از یک منزل پیاده روی نیاز بآن

آستان ملائک مطاف نهادند و بعد از فراغ زیارت همان روز مبلغ ده هزار

روپیه بمجاوران و ملتزمان آن بقعهٔ متبرکه تقسیم فرمودند ❊

حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ زیارت کو آئے اور دس ہزار روپیہ مجاوروں کو دیا۔

صفحه ۳۰۸

توجه آنحضرت بدار البرکة اجمیر درین هنگام که نوید فتوحات عظیم از اطراف

ممالک بمسامع عز و جلال رسید و خاطر قدسی مظاهر از ضبط ولایت نیک و

بهار و اپردخت بجهت ادای شکر و سپاس این موهبت بقیاس نهضت عالی

بروضهٔ منوره حضرت خواجه معین الحق والدین قدس الله سره العزیز اتفاق

افتاد ❊

صفحه ۳۱۶

نهضت موکب خاقان فلک سریر بزیارت روضهٔ علیهٔ اجمیر

درین هنگام که دار السرور فتحپور بانوار شکوه خاقان سکندر آئین محسود دنیا

روی زمین شوق زیارت روضهٔ معینیه از مشرق خاطر خورشید مآثر در نزد

روز یاد بیست و دوم شهریور ماه الٰهی نهضت عالی از مستقر اورنگ خلافت

بصوب دار البرکة اجمیر اتفاق افتاد ❊

صفحه ۳۱۷

چون موکب گردون مشیر بدار الفیوض اجمیر ورود سعادت فرمود بدستور معهود

یکمنزل پیاده شده روی نیاز بزیارتگاه آوردند و دست دریا نوال بادرات نذور و

تصدقات برکشوده معتکفان آن بقعه و متوطنان آن بلده را سیراب امید گردانیدند

صفحه ۳۲۴

ایلغار فرمودن شاه سوار عرصهٔ همت بصوب اجمیر

چون از مبادی حال هر سال بزیارت روضهٔ معینیه تشریف می بردند و درین مرتبه بجهت یورش پنجاب و زیارت مزار متبرکهٔ شیخ فرید الدین شکر گنج آن امنیت از حیز قوت بفعل نیامده بود در آن صواب نما چنان تقاضا فرمود از دار السعادت دهلی بطریق یلغار بدان مزار فایض الانوار شتافته عنان معاودت بمرکز خلافت منعطف گردانند لاجرم موکب جلال از دار البرکه در عرض چهار روز بخطهٔ فیض اساس اجمیر نزول سعادت فرمود و بعد از ادای زیارت و مراسم داد و دهش بر تکاور اقبال سوار شده بطریق ایلغار در عرض دو روز از اجمیر بدار السلطنت فتحپور تشریف بردند +

صفحه ۴۷۴

شیخ حسین تولیت مزار متبرکهٔ خواجه معین الدین چشتی فرق عزت برافراخت و خود را نواسهٔ خواجه میکرد و دران ایام که حضرت خاقانی هر سال یکمرتبه بزیارت آن روضهٔ متبرکه تشریف می بردند بکرات از سلوک نا ملایم و ستم شیرکلی او فقرا و گوشه نشینان و مجاوران آن بقعهٔ شریفه داد خواهی نمودند چون تظلم بسیار او معروض بارگاه عدالت شد خدمت تولیت آن مزار فایض الانوار بدیگری مقرر داشته او را محبوس زندان ادب فرمودند زمانی لا مرحمت شاهنشاهی شامل حال او گشت و از قید بر آورده باز بدستور قدیم منصب تولیت آن مزار متبرکه بعهدهٔ او شد +

صفحه ۵۳۴

نهضت موکب گیهان شکوه از دار السلطنت آگره بدار الاکبر اجمیر چون همواره عساکر فیروزی مآثر بقصد استیصال رانا مقهور از پیشگاه سرادقات اجلال تعیین شده و از آنکه کارها در گرد رفته است بتقدیم شایسته و پسندیده نپذیرفته بود آن جهان کشا چنین اقتضا فرمود که خود بسعادت و اقبال متوجه آن ستیزه کاران سیاه بخت و خیره عاقبت شده رونق افزای اجمیر المعسکر

شیخ حسین نے مزار کا ایک متولی متولی ہونیکی عزت پائی اور اپنے تئین خواجہ صاحب کے نواسوں میں بیان کرتا تھا۔ جن دنوں میں دیکھو سفر جلوس میں ایسے ۲ سو جلوس کی ... ۳۴ برس کا عرصہ ہوتا ہے حضرت اکبر بادشاہ ہر سال ایکمرتبہ زیارت کو تشریف لیجاتے تھے۔ بار بار شیخ حسین کی بدسلوکی اور مجاوروں کے حق تلفی کرنے کی شکایت مجاوروں کی زبان سنی گئی اور وہ انکے سبب گرفت نے داد خواہی چاہی جب ظلم اور بیداد ہی اوسکی معلوم ہوئی متولی ہونا دوسرا مقرر کیا گیا اور شیخ حسین قید میں رکھا گیا۔ اب بادشاہ

اقبال بایدخت ساخت و باین عزیمت صائب بتاریخ دوم شهر شعبان سنه بیست
و دو ۱۰۲۲ هجری مطابق چهارم شهریوره ماه سال هشتم از جلوس اشرف
رایات اقبال بدان صوب ارتفاع یافت و چون دارالبرکه اجمیر محل ورود
موکب مسعود گشت بعد از فراغ زیارت روضهٔ معینیه در عمارتی که تجدید
احداث یافته بود نزول سعادت ارزانی فرمودند +

صفحه ۵۳۵

و چون نزول موکب اقبال بدارالبرکه اجمیر اتفاق افتاد

صفحه ۵۳۶

درین سال نقیب خان بجوار رحمت ایزدی پیوست نامش میرزا
غیاث الدین علی است پدرش میر عبداللطیف سیفی قزوینی در اوائل
جلوس حضرت عرش آشیانی انار الله برهانه با اولاد و احفاد بهندوستان
آمده در سلک ملازمان عتبهٔ خلافت منتظم گشت میرزا اهل سعادت و
ارباب عزت بوده و نقیب خان در علم حدیث و سیر اسمای رجال و تاریخ
دانی از یکتایان روزگار بود میتوان گفت که در فنون تاریخ دانی
مثل نقیب خانی نگذشته و در خدمت عرش آشیانی انار الله برهانه
نسبت قوی داشت بحکم اشرف متصل گنبد خواجه معین الدین چشتی
مدفون آن عاقبت محمود و مغفور گشت +

نے اُسکے مال پر رحم فرمایا
اور قید سے نکالکر سنوادی کا
عہدہ اُسکو دیا +

کتاب سفینۃ اولیا

خلاصہ اسکا یہ ہے کہ دارا شکوہ بادشاہ اجمیر مین پیدا ہوئے عرصہ تک اجمیر رہے اور کئی بار زیارت کو آئے اجمیر اور درگاہ کے حالات سے بخوبی واقف تھے۔ بادشاہ نے خادم حسیان کا بھی ذکر لکھا ہے۔ دیوان کا یا انکے اولاد ہونیکا کہین ذکر نہین لکھا۔

انتخاب سفینۃ الاولیا مطبوعہ مطبع سنہ آگرہ ۱۸۵۳ء	خلاصہ ترجمہ ضروری
صفحہ ۹۵ تا ۱۶۰ **حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ** مولد و اصل ایشان سجستان است و نشو و نما در دیار خراسان نام پدر بزرگوار ایشان خواجہ غیاث الدین حسن است که از سادات حسینی بوده اند مرید شیخ عثمان ہارونی بوده اند و در ہندوستان نیز سلسلہ شریفہ حضرت چشتیہ ایشانند قدس اللہ تعالیٰ شیخ عثمان ہارونی میفرمودند که معین الدین محبوب خداست و مرا فخر است بر مریدی او و قطب وقت و صاحب تصرف و نیز انوار معرفت و مشرف القلوب و زبدہ مشائخ اجل و قدوہ اولیاء اکمل بوده اند اہل ہند را روی ارادت بخدمت ایشان بوده و در جمیع علوم ظاہری و باطنی یگانہ زمان بوده اند کرامات و خوارق عادات عجیب و غریب که از ایشان بظہور آمده زیاده از بیان است گویند که چون حق تعالیٰ ایشان را توفیق توبہ کرامت فرمود املاک و اسباب خود را صرف درویشان نموده متوجہ سمرقند و بخارا شدند و در انجا حفظ قران مجید و کسب علوم نموده و از انجا بطرف عراق عزیمت کردند چون بقصبہ ہارون که از نواحی نیشاپور است رسیدند حضرت شیخ عثمان ہارونی را ملازمت نموده بیست سال در خدمت شیخ بودند حضرت خواجہ در سیاحی اکثری از مشائخ کبار دریافتہ اند چنانچہ	

بصحبت حضرت غوث الثقلین رضی الله تعالی عنه در جیلان رسیده بجا اوقات
رو بایشان بوده انواع فوائد بوده اند و شیخ نجم الدین کبری را در بخارا و خواجه یوسف
همدانی و همچنان شیخ ابوسعید تبریزی را در تبریز و شیخ حسین زنجانی را در لاهور دیده اند
و از بلخ به لاهور آمده اند و از آنجا بدهلی و از دهلی باجمیر رفته متوطن شده اند و جمیع کثیر
از کفار ببرکت قدوم ایشان بشرف اسلام مشرف شدند و جماعه که مسلمان نشده بودند
فتوح و بنا بحسن نیت ایشان میفرستادند هنوز کفاریکه دران نواحی اند بزیارت
ایشان می آیند و مبلغها بمجاوران روضه منوره میگذرانند ولادت حضرت خواجه
در سال پانصد و سی و هفت و وفات ایشان روز دوشنبه ششم ماه رجب سال
ششصد و سی و سه هجری بوده و بروایتی سیم ذی الحجه سال مذکور تواریخ الصحیح است
و بعد از رحلت بر پیشانی حضرت خواجه نوشته یافتند که هذا حبیب الله مات
فی حب الله و عرس ایشانرا از مشائخ هندوستان در ششم رجب میکنند و در همین ماه
از اطراف و جوانب مسلمانان و کافران خاص و عام از راه ها و جمیع و کثرتی که عدد
آن از هزاران بیشتر است هر سال بروضه منبرکه ایشان رفته حاضر میشوند تا عمر
شریف یکصد و چهار سال و قبر حضرت خواجه در دار الاسلام اجمیر است و این فقیر چند
مرتبه بزیارت آن روضه منوره مشرف گشته در اجمیر شهریست پر فیض و پر نور و خوش
آب و هوا متصل تالابی عظیم که همچو دریای محیط است و نام آن ساگر تال نهاده اند
واقع شده و ولادت این فقیر در خطه اجمیر بالای ساگر تال روی داده در ساعت صبح
نصف شب دوشنبه سال هزار و بست و چهار هجری چون در خانه والد ماجد
فقیر شمه صبیه شده بود پسر نمیشد و سن مبارک آنحضرت به بست و چهار سالگی رسیده
بود از روی عقیده و اخلاص که آنحضرت بنسبت بحضرت خواجه داشتند بهزار امید
نذر و نیاز و درخواست پسر نموده ببرکت ایشان حق تعالی این فقیر را بوجود آورد
آورد امید که توفیق نکوکاری و رضامندی خود و دوستان خود نصیب گرداند
آمین یا رب آمین :

اب بھی سب لوگ خواجہ بزرگ
کی زیارت کے واسطے آتے ہیں اور
ہزاروں روپیہ روضہ منورہ کے
مجاوروں کو نذر دیتے ہیں

رجب کے مہینے میں سب طرف سے
مسلمان و غیر مسلمان دور
دور کے ہزاروں ہزار ہر سال
روضۂ متبرکہ پہ جمع ہوتے
ہیں

دارا شکوہ بادشاہ کی مزار
زیارت روضہ منورہ سے
مشرف ہوئے انکی پیدائش
اجمیر میں آنا ساگر پر ہوئی
انکے پیدا ہونیکی شاہجہان
بادشاہ نے ہزاروں نذر
و نیاز اور منتیں مانی تھیں

کتاب سیر المتاخرین

اس کتاب کا خلاصہ یہہ ہے کہ جب اکبر بادشاہ اجمیر میں زیارت کو آئے خادم صاحبان درگاہ کو نذر نیاز دی - جب شاہجہان بادشاہ آئے - دس ہزار روپیہ خادم صاحبان کو دئے - جب عالمگیر آئے پانچہزار روپیہ خادم صاحبون کو دئے - غرض جس بادشاہ نے ذکر لکھا ہے خادم صاحبون کا ہی لکھا ہے - دیوان یا اولاد کا کچھہ ذکر بہی تحریر نہیں کیا ۔

انتخاب سیر المتاخرین جلد اول مطبع نولکشور مطبوعہ ۱۸۷۶ء لکھنؤ	ترجمہ بلا ضرورت
صفحہ ۱۸۶ چون اکبر را اعتقاد دلی بشیخ خواجہ معین الدین چشتی بود مزار آن بزرگوار متصل شہر اجمیر است آنکہ عہد کردہ بود کہ ہرگاہ ایزد تعالی او را فرزند عطا فرماید بزیارت مزارش پیادہ با قطع مسافت نماید بعد ولادت شاہزادہ سلیم اکبر با ایفای عہد از فتحپور سیکری تا اجمیر کہ ہفت منزل و ہر منزل دوازدہ کروہ است پای پیادہ طی مسافت نمودہ مراسم زیارت بتقدیم رسانید + **صفحہ ۲۳ جلد اول** خواجہ معین الدین حسن پور غیاث الدین حسن از سادات حسنی حسینی است در سال پانصد و سی و ہفت در قصبہ سنجر از سیستان بزاد در پانزدہ سالگی پدرش بہ جہانی شد و ابراہیم قندوز را از الہی بودگان دیدہ بنظر افتاد بر تو آن شوخگی در سرش دانکہ ہا ورزد و بجستجوی رہنمون شد و ہر دن کہ دست آن نیا پور بصحبت خواجہ عثمان چشتی رسید و بریاضت گری بر نشست و خرقہ خلافت یافت سپس در لنکا و بطالی برآمد و از شیخ عبد القادر جیلانی و بسیاری بزرگان فیض اندوخت در سالی کہ معز الدین سام دہلی بگرفت بدانجا رسید بسگالش عزلت گزینی باجمیر شد و فراوان چراغ برافروخت و از دم گیرائی او گروہا	

گروہ مردم بہرہ برگرفتند روز شنبہ ششم ماہ رجب بال تشش[illegible] ... بسی
تقدس خرامش نمود و در دامنہ کہسار آن خوابگاہ شد و امروز زیارتگاہ خرد و بزرگ است

صفحہ ۲۶۵

احوال سال دہم مطابق سنہ ہزار و چہل و شش ہجری

ہفتم رجب بادشاہ نہضت باجمیر نمود و در دولتخانہ ساحل تالاب آناساگر
نزول اجلال فرمود و از دولتخانہ تا مزار خواجہ معین پیادہ پا رفتہ مراسم زیارت
بتقدیم رسانید و دہ ہزار روپیہ بخدمۂ مزار عنایت شدہ و مسجدے کہ در ایام مراجعت
از خیبر عقب روضہ حسب الحکم بنای آن گذاشتہ بودند و پس از جلدش
بصرف چہل ہزار روپیہ باہتمام رسید تشریف ارزانی داشت مطرح اہل نمازگان
شد مسجد شاہجہان تاریخ بنای آن یافتہ اند و درین سال خاندوران و
سید خانجہان ہر دو باضافہ ہزاری ذات و ہزار سوار بمنصب پنجہزاری و پنجہزار سوار
عز افتخار یافتند و بیجہم شعبان بدار الخلافہ اکبرآباد ورود فیض آمود شد +

شاہجہان بادشاہ ۷ تاریخ رجب کو اجمیر آئے اور تالاب آناساگر پر دولت باغ مین قیام فرمایا۔ دولتخانہ سے درگاہ تک پیادہ پا آئے اور زیارت کرکے دس ہزار روپیہ خادمونکو دئے +

صفحہ ۲۸۴

حال شاہجہان بادشاہ سال بست و ششم مطابق سنہ ہزار و شصت و چہار ہجری

درین سال بخطہ فیض آباد و اجمیر نہضت رایات شاہی شد +

صفحہ ۳۲۱

ذکر جنگیدن عالمگیر با دارا شکوہ

عالمگیر شکر خداوند قدیر بجا آوردہ از گذشتہ شدن شیخ منیر کہ نہایت مخلص بود
بسی دلگیر شد و حسب الامر نعش او را شاہ نواز خان مرحوم با عزاز و احترام
برداشتہ در مزار خواجہ معین الدین چشتی مدفون کردند و سلخ جمادی الاخر
بطواف مزار ندکور رفتہ پنجہزار روپیہ بعملۂ آنجا انعام فرمود و بر تالاب
آناساگر در عمارات بادشاہی منزل نمودہ +

عالمگیر بادشاہ دارا شکوہ سے لڑکر سلخ جمادی الاخر کو زیارت کے واسطے درگاہ مین آئے اور پانچہزار روپیہ یہان کے عملہ یعنی خادمونکو دئے اور آناساگر پر ڈیرہ ہوا

تاریخ ہند

خلاصہ اس کتاب کا یہہ ہے کہ حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب سے نہایت اعتقاد رکہتے تہے اور چشتیہ خاندان مین مرید تہے اور مرتے وقت تک نام قائم رہے +

انتخاب تاریخ ہند مطبوعہ مطبع سنہ

اکبر کا مذہب صفحہ ۶۵۲

دینداری اور خوش اعتقادیکا دریا جوش مین آیا لاکہون روپیہ درگاہون مین چڑہاوے فقرا کی خدمت بہت کچہہ کی قبرون کی زیارت سے شرف حاصل کیا اجمیر شریف کبہی دوڑ پیادہ پاگیا۔ خاندان چشتیہ مین مرید تہا۔ اور اعتقاد اوسی سے رکہتا تہا جب لڑائی مین جاتا تو یا معین یا معین خود نعرہ مارتا اور اپنے لشکر سے بہی کہلاتا اسمین یہ صنعت ابہام تہی کہ خواجہ معین الدین چشتی کے نام مین بہی لفظ معین تہا +

اکبر کی وفات صفحہ ۶۴۰ تا ۶۴۱

ابجہانگیر باپ کی خدمت مین گیا اور جو اُسوقت حال گذرا اُسکا یہہ بیان وہ لکہتا ہے کہ باپ نے مجہے بہت پیار کیا۔ اور یہہ فرمایا کہ امرا اور وزرا اس کمرہ مین جہان مین پڑا ہون بلوائے جاوین۔ اور مجہسے یہہ ارشاد کیا کہ میری مرضی نہین ہے کہ تیرے اور ان دو تنخواہون کے درمیان ناچاقی ہو جنہون نے برسون میرے ساتہہ محنتین اُٹہائین اور سختیان جہیلین ہین اور میری شان و شوکت کے کامون مین ہمیشہ وہ مدد و معاون رہے ہین۔ جب امیر جمع ہوئے تو انکی طرف مخاطب ہو کر یہہ فرمایا کہ اگر بہولے سے مینے کوئی خطا تمہاری کی ہو تو تم اُسکو معاف کرو جب مینے یہ حال دیکہا تو مین باپ کے قدمون پر گرا۔ اور زار زار رویا پہر میری

طرف اشارہ کیا کہ اس تلوار کو باندہو اور میرے سامنے بادشاہ بنو۔ اب کچھہ بادشاہ نے سنبھالا لیا کہ پہر جہانگیر سے کہا کہ تمام خاندان کی عورات کی خبر لینا۔ اور میرے پرانے رفیقون اور دوستون کو نہ بہولنا پہر روز چہارشنبہ وقت شب ۱۳ جمادی الاخری ۱۰۱۴ کو ایک بڑے مولوی کو بلا کر کلمہ شہادت کئی دفعہ پڑہا اور جتنے مسلمانون کی طرح اس دنیا سے سدہارا اور سکندرہ مین جو آگرہ کے قریب ہے مدفون ہوا عمر تریسٹہہ سال اور مدت سلطنت اونچاس سال آٹہہ ماہ ۔

تمت تمام شد

کتب خانہ [illegible]

[illegible] مجلس [illegible]

۱- [illegible] ایک ماہ [illegible]

۲- [illegible] کتابیں [illegible]

[illegible] ایم اے ایل ایل بی [illegible] سکیں گے [illegible]

۳- [illegible] کتابیں [illegible] طلب [illegible] واپس لیا جائیگا [illegible]

۴- [illegible] کا لانا لازم ہے [illegible]

۵- [illegible] کتب خانہ میں کتاب [illegible] خراب ہو جائیں تو [illegible]

۶- کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible]

۷- [illegible] کی کتابیں [illegible]

۸- [illegible] فقط